مجموعۂ تاریخ

معروف بہ

تاریخ [illegible]

سنہ ۱۳۵۰ھ

تصنیف [illegible] جناب قدوۃ الاعاظم [illegible] حضرت محمد [illegible] صاحب

[illegible] مطبع [illegible]

سنہ ۱۹۳۲ع قیمت ۱/۱

فہرست مضامین

(ب)

متفرقات

تمہید

ہندوستان میں تاریخ کہنے کا دستور پہلے زبان فارسی میں تھا جس واقعہ کی تاریخ کہی جاتی تھی اُس کا مختصر ذکر چند اشعار میں ہوتا تھا اور آخر میں مادۂ تاریخ ہوتا تھا جس سے اُس واقعہ کا سنہ اعداد میں نکلتا تھا۔ جب اُردو میں شعر کہنے کا رواج ہوا تب بھی تاریخگوئی کا یہی طریقہ قایم رہا۔ اُردو میں بھی تاریخیں کہی جاتی تھیں اور فارسی میں بھی۔ کچھ دنوں کے بعد تاریخ گوئی بھی ایک صنف سخن قرار پائی اور بحیثیت فن اُس کے موضوع پر کتابیں لکھی گئیں اُن میں سہولت کے لئے ایسے الفاظ جمع کئے گئے جن کے اعداد سے خاص خاص سنہ نکلتے تھے مگر تاریخ کہنا اور اُس میں جدت پیدا کرنا یہ مورخ کی فکر رسا وتلاش الفاظ و سرعت ذکا پر موقوف تھا۔ تاریخ گوئی میں دیگر اصناف سخن سے زیادہ چند باتیں درکار ہیں اور اُس میں مہارت کامل و حذاقت تام بغیر اُن باتوں کے جانے ہوئے نہیں ہو سکتی۔ علی العموم تاریخ گویوں کی ہمت اس پر مبذول رہی کہ مادہ سے سنہ ظاہر کر دیں یہی وجہ ہے کہ اکثر تاریخیں بلحاظ مناسبت موقع ومحل نامربوط ہیں اور حشو و زوائد سے مملو۔ پس بعض ارباب فن اسکی جانب متوجہ ہوئے اور خرابیوں کی اصلاح فرما کے ایسی تاریخیں کہیں جو موقع کے لئے موزوں اور مناسب حال تھیں اور جس واقعہ کی یادگار تھیں اُن کا خلاصہ حال بھی معلوم ہو جاتا تھا انھیں حضرات کو موجد یا مجدد تاریخ گوئی قرار دینا چاہیے

ازانجملہ عالی جناب سیّد محمّد ہاشم صاحب مرحوم ہیں اُنھوں نے اس کثرت و خوبی و جدّت و متانت و سنجیدگی سے تاریخیں کہی ہیں کہ اُن کی جلالت قدر اور کامل فن ہونیکی شاہد عدل اُن کی تاریخیں ہیں جن کا مجموعہ مرحوم کے خلف رشید جناب سیّد مجتبیٰ احسن صاحب نے طبع کرادیا ہے - مرحوم کے ہم فن و معاصر اس میدان میں اُن کے مقابلہ میں سپر انداختہ ہوگئے اور اُن کو اعتراف کرنا پڑا کہ وہ فن تاریخ گوئی میں اپنا عدیل و نظیر نہیں رکھتے اور ہندوستان میں اُنسے بہتر کسی نے تاریخیں نہیں کہیں - میں نے سُنا ہے کہ بعض تاریخیں اخبار و ں میں شائع ہوچکی ہیں مگر زیادہ حصّہ مرحوم کی تاریخوں کا اُنکی زندگی میں شائع نہونیکا یہی سبب ہے کہ عوام پبلک آپکے حُسن طریقۂ نظم کی داد نہیں دے سکی - اُن کی تاریخوں کو جمع کرکے چھپوا دینا یہ جناب سیّد مجتبیٰ احسن صاحب کا احسان قوم اور اُردو زبان پر ایسا ہے کہ جسکے ممنون عوام و خواص و ارباب فن تابقائے زبان رہیں گے جب منصف مزاج اس مجموعہ تاریخ کو دیکھیگا تو میری طرح اُس کو بھی یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ مصنّف عالی مقام مرحوم کو فن تاریخ گوئی میں یدطولیٰ حاصل تھا - تاریخوں کے ساتھ جو اشعار برجستہ فرمائے ہیں وہ بھی موقع و محل کے لحاظ سے موزوں و مناسب ہیں - کلام تمام تر بے عیب اور سقم شاعری سے پاک اور جمیع محاسن نظم پر محتوی ہے اس سے مبتدی جو اس فن کو بلا استاد کے حاصل کرنا چاہے اور ارباب فن و اساتذہ دونوں مستفید ہوسکتے ہیں - فقط -

الہ آباد - بخشی بازار
یکم جون ۱۹۳۳ء

حقیر محمد متین

دیباچہ

ولادت جناب والد مغفور سید محمد ہاشم صاحب شہر جونپور میں جو ہم لوگوں کا وطن مالوف ہے ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۷۱ھ میں ہوئی۔ جناب مغفور ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد ۱۸۹۰ء میں تحصیلداری اور ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی کلکٹری پر فائز ہوئے اور ۱۹۱۳ء میں بحصول پنشن وطن میں آکے قیام پذیر ہوئے۔ زمانہ پنشن میں بھی مختلف عنوان سے خدمات برٹش گورنمنٹ اور نیز اہل وطن کے انجام دیتے رہے باایں ہمہ تاریخ گوئی کا شغل جس میں ابتدائے عمر سے انہماک تھا ترک نہ فرمایا اور آخر عمر تک اس کا مشغلہ جاری رکھا۔ مرحوم نے ۷ نومبر ۱۹۲۰ء کو بمقام جونپور انتقال کیا۔ مرحوم کے زمانہ تعلیم کے معاصرین میں جسٹس سر سید عبدالرؤف صاحب بافضال الٰہی موجود ہیں (خدا ان کی عمر میں برکت و ترقی عطا فرمائے)۔

مرحوم کا قصد تھا کہ ان تاریخوں کو جو اوقات مختلفہ میں کہی تھیں جمع کرکے شایع کرا دیں بلکہ ایک مختصر دیباچہ بھی لکھا تھا جس میں اپنے مختصر حالات کے ساتھ شوق تاریخ گوئی کا بھی ذکر کیا ہے مگر زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ارادہ عملی شکل میں صورت پذیر نہ ہوا اور میں بھی بسبب عدیم الفرصتی و اشتغال ملازمت سرکاری اب تک ان تاریخوں کو شایع کرانے سے قاصر رہا۔

اب میں مرحوم کی کہی ہوئی تاریخوں کو سلسلہ وار ایک

مختصر کتاب کی شکل میں جمع و مرتب کر کے ہدیۂ ارباب فن کرتا ہوں تاکہ اس کی لذت کا لطف اُٹھائیں جو حاصل دقت نظر ہیں۔

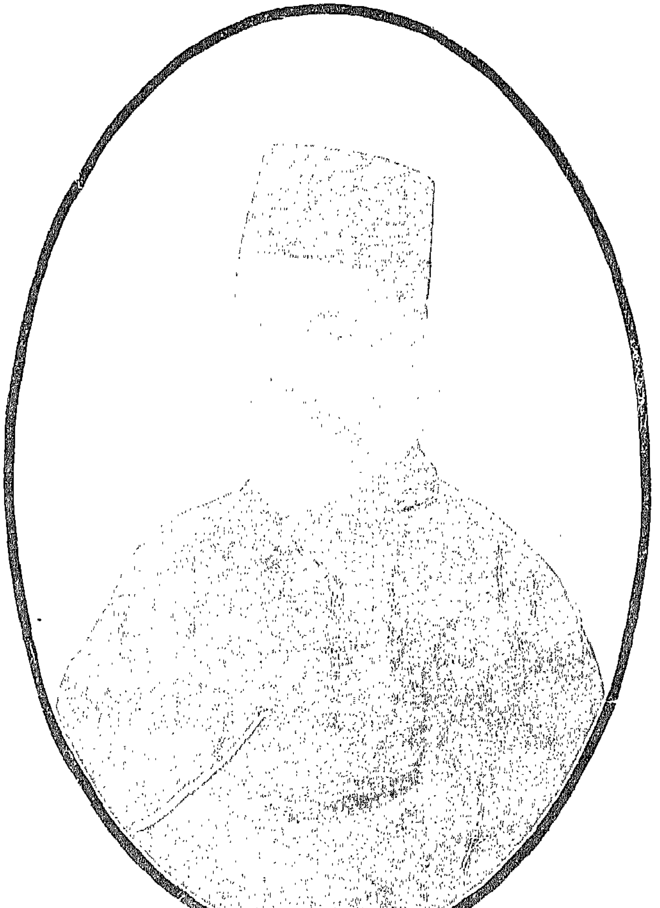
مجھے اُمید ہے کہ ناظرین اس میں اگر کوئی غلطی پائیں تو میری بے بضاعتی و ہیچمدانی و بے ہنری پر لحاظ کر کے اُس کو نظر انداز کریں اور اگر کوئی تاریخ پسند خاطر ہو تو مرحوم کو دُعائے خیر سے یاد اور اُن کی رُوح پُرفتوح کو شاد کریں۔

احقر الزمن

سید مجتبیٰ حسن عفی عنہ۔

یو۔پی۔ سکریٹریٹ الہ آباد

المرقوم ۳ جون ۱۹۳۳ء



بسم اللہ خیر الاسماء

الحمد للہ المنعم للفضائل والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ خیر آل

اما بعد۔ واضح اے شائقین و مورخین ہو کہ جس قدر میدان نثر سے نظم اور نظم کا میدان نثر سے تنگ اور میدان تاریخ گوئی تنگ تر اور تفکر آمیز ہے اسی قدر ما حصل اور نتیجہ بکار آمد اور لطف خیز ہے۔ فی زمانناکس میری تاریخ گوئی کی اظہر من الشمس ہے لیکن ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ راقم کو بچپن ہی سے تاریخ گوئی سے ذوق اور اس دشوار فن سے شوق تھا۔ زمانہ طالب العلمی میرا اور میرے ابن عم مرحوم سید محمد باقر شمعت خلف سید علی حسین خان مغفور ساکن محلہ سیاپانا کا ایک تھا وہ میرے ہم مذاق اور تاریخ گوئی میں مشتاق تھے باہمی تحریرات فقرات تاریخی میں ہم دونوں کے شوق میں تحریک اور طبیعت کو ہیجان میں لاتی رہیں۔ بعد ختم درسیات طریقہ نظامی و تکمیل دینیات از استادی مولوی امام بخش خان اعلی اللہ مقامہ فی الجنان ادبیات کی کتابیں مولوی سید انور علی لکھنوی سے پڑھیں اور خطوط عربیہ اپنے جد اعظم مولانا الحاج السید گلشن علی اعلی اللہ مقامہ کی ملاحظہ میں لایا گیا۔ ازاں بعد الہ آباد میں اخ الاعظم مرحوم سید محمد محسن خان بہادر ذوالقدر ڈپٹی کلکٹر کے یہاں رہ کر انگریزی پڑھی اور اواخر سنہ ۱۸۷۷ء میں

محمڈن اینگلو اورینٹل کالجیئٹ اسکول علیگڈھ میں داخل ہو کر انٹرنس کلاس تک مسٹر سٹلس ہیڈ ماسٹر سے انگریزی پڑھی۔ آخر سنہ ۱۸۷۹ء میں علالت کی وجہ سے میں مجبوراً وہاں سے جدا ہوا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں پیشۂ آبائی ملازمت سرکار انگریزی میں داخل ہوا اور بحیثیت خود ساختہ مختلف صیغہ ہائے مال میں رہ کر یکم نومبر سنہ ۱۹۱۳ء کو تین مہلتیں پاکر پانسو کی ڈپٹی کلکٹری سے کروی ضلع باندہ سے بجلدوی حسن خدمات پنشن پائی۔ الحمد للہ۔ تاریخ گوئی کے لئے شاعری سیکھی اور اپنے ماموں مرحوم سید مبارک حسین وکیل عدالت دیوانی سے غزلوں پر اور تاریخ کی نظم پر ذوالقدر مرحوم کربلائے معلی سے اصلاحیں لیا کیا۔ سنہ ۱۳۳۲ھ تک کی تاریخیں متفرق کاغذوں پر تھیں اور کچھ ضایع ہوئیں۔ اُس وقت سے جس قدر مل سکیں میں نے جمع کیں تاکہ صفحۂ روزگار پر میری یادگار رہیں۔

العبد الآثم

سید محمد ہاشم (ڈپٹی کلکٹر پنشنر)

محلہ دریبہ جونپور

بسمہ تعالیٰ شانہ

تاریخہائے ولادت و وفات حضرات پنجتن پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ تبرکاً ارقام شد

ولادت ختم المرسلینؐ

دورۂ اوّل ز عام الفیل بود   شد سرِ اسلام تاریخ ولود

حضرت سیدہؑ

بہرِ سالِ ولادتِ زہرا   لفظ پاکیزہ آمدہ است بجا

وفات سرورِ کائنات وسیدۃ النساءؑ

شد از جہان محمدؐ و زہرائے نیک اساس   در برکشیدہ خلق جہان ماتمی لباس

کلکِ حزینِ ہاشم غمگین و دل ملول   بنوشتہ سالِ ہر دو از روئے آہ و یاس

ولادت و وفات علی مرتضیٰؑ

رونق اسلام گردید از ورود مرتضیٰ   شد دلِ اسلام تاریخ ولودِ مرتضیٰ

شدہ شہید ز دست لعین بخانۂ حق   وصیِ ختم رسل شاہِ دین امام ہدیٰ

نوشت خامۂ ہاشم بسالِ تاریخش   جدا شدہ سرِ پاکِ علی ز تیغِ جفا

ولادت و وفات امام حسنؑ

مجتبیٰ راحت دلم یادش   سر جہان ہست سالِ میلادش

سالِ ترحیلِ آن امام ہدیٰ   بے سر و پاست فاطمہ زہرا

ولادت و وفات امام حسینؑ

شد حسینؑ شہید افسرِ دین — ہست سال ولادتش سبطِ دین
بہر سالِ شہادتِ والا — گفت ہاتف کہ آہ واویلا
ہم نبیؐ بیدل است در غم او — ہم سر و پا حسنؑ بماتم او

تاریخ وفات برادر جدم حکیم سید عشرت علی اعلی اللہ مقامہ

سید عشرت علی عالیجاہ — صاحبِ فیض و امتنان وجود
ہاتفِ غیب سال ترحیلش
بہشتِ برین شدہ - فرمود

سنہ ۱۳۸۰ ہجریہ

تاریخ ولود نبیرۂ مہاراج کاشی نریش بہادر زید حشمتہم

سنہ ۱۹۱۱

رئیسِ اعظم و سردار اکرم — امیرِ کشور والامکانی
سمیِ با دل مہاراجِ بنارس — کہ باشد عزّ و جاہش خسروانی
جواد و باذلی کز دستِ جودش — خجل نیسان است وقت درفشانی
رئیسانِ جہان در عہدِ فیضش — ہمہ مرہون لطف و مہربانی
بشکرے ولیعہدش کہ باشد — سہی سروِ خیابانِ جوانی

نهال نورس بستان دولت — عزیز مصر عالی خاندانی
که دارد چتر جاهش در زمانه — شکوه چرخ و اوج آسمانی
بنامش عظمت و اجلال و دولت — بود توام چو الفاظ و معانی
تولد شد بافضال الهی — دُرِ دریای عیش جاودانی
چنین فرزند و مولود خوش اقبال — چراغ بزم والا دودمانی
خداوندا بفضل بی حد خویش — عطایش کن حیات جاودانی
بزیر سایهٔ لطف اب و جد — باوج رفعت و قدرش رسانی
بکام دل رسد پیوسته تا حشر — کند با عیش و عشرت زندگانی

دعاگو گفت در تاریخ این شان

گل تازه بباغ شادمانی
۱۸۶۳ء

من العبد الاثم سید محمد هاشم

۱۲۸۱ هجری

(نوٹ) واضح باد که شاد تخلص مهاراج بالقابه است که در مصرع تخلص تازه نمود۔

مورخا لعمی الاعظم السید محمد ناصر علی خاں بہادر ذوالقدر
متخلص بزرین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین

چو ناصر علی خانِ عالی مقام — بگردید سوے جنان رہ گزین
پی سال تاریخ فوتش سروش
بفرمود ـ جالیش بہشت بریں
سنہ ۱۲۸۳ھ

ایضاً

خان ناصر علی عالی شان — رحلتش چون ز دہر زشت آمد
گفت رضوان بسال مقدم او
ساکنِ گلشنِ بہشت آمد
سنہ ۱۲۸۳ھ

تاریخ تخمیس ہفت بند مُلّا حسن کاشی از اخوی ذوالقدر دوم
سید محمد محسن خان بہادر

خان ذوالقدر محمد محسن — ذاکر و مدح سراے حیدر
کردہ تخمیس کلامِ کاشی — کہ بود سہمہ ولاے حیدر

سال او گشته زروئے انصاف

وہ چہ زیبا است ثنائے حیدر

سنہ ۱۲۵۳ھ

مورخا گلو والدی المغفور سید منصور علی خان اعلی اللہ مقامہ فی الجنان

خان منصور علی رفت از جہان — شد بہ جنت مسکن و ماوائے او
گفت ہاشم سال تاریخ وفات — در جوار رحمت رب جائے او

سنہ ۱۲۸۵ھ

ایضاً

خان منصور علی رفت از دہر — ہاتفش جنت فردوس بود
گفت ہاشم پئے سال تاریخ — مسکنش جنت فردوس بود

سنہ ۱۲۸۵ھ

سجع و نام تاریخی سید احمد حسن سلمہ ولد اخوی سید محمد کاظم مدظلہ

جانشین حیدر و احمد حسن

بلند اختر سنہ ۱۲۸۶ھ

تاریخ طغیانی دریای گومتی که بر کتبیه جنوبی مکان ذو القدر بر سنگ کنده شد بقلم راقم

برای مقدار سیل دریا — زبهر سال زمان طوفان
نوشت کلک مورخ اینجا — ببین ازین خط نشان طوفان

سنہ ۱۲۸۸ھ

تاریخ انتقال خال والا مغفور که در اوایل شوق تاریخگوئی مسطور شد

(ع) السبیل رحمت علی المرحوم

سنہ ۱۲۸۸ھ

تاریخ رحلت قاضی بنده علیخان مغفور ساکن تلیا نالہ بنارس

خان بنده علی عالی شان — که نظیرش نه درین عالم بود
آنکه در نثر زبان فارسی — گوی سبقت ز فصیحان بربود
آه آن قاضی دین از دنیا — رخ سوی جنت فردوس نمود
بالتف غیب پئی سال وفات — داخل خلد بود او فرمود

سنہ ۱۲۸۵ھ

تاریخ بنای مسجد محمد اکبر دلال محله دریبه

اکبر بساخت مسجد تعمیر سال او — جای سجود و موقع خیر العمل بگو

۱۲۹۰ھ

مورخه حضرت مولانا الحاج السید گلشن علی اعلی الله مقامه

فقیه عالم بی‌مثل و سید و امجد — که بود از پی چارده گلرخان احمد
جناب حضرت گلشن علی وحید العصر — که بود بلبل شیدا [illegible]
ز دهر مثل نسیم سحر سفر فرمود — شده حضور گل باغ دین [illegible]
بباغ دهر ز هجرش هزارها عالم — شده ز سینه زنان و نوحه خوان ز غم [illegible]

بگفت با دل غمگین بسال او هاتف

خزان بگلشن دین محمدی آمد

۱۲۹۱ھ

ایضاً

حضرت گلشن علی عالی — آن که سردار عالمان آمد
مثل او در هند و چین و عرب — نه ز ایران و اصفهان آمد
نه بیاید درین زمان مثلش — [illegible] بآن زمان آمد

صفت بوئے گل ز دہر شدہ   بگلستان دین خزاں آمد
چون رسیدہ بخلد رضواں گفت
ساکن روضۂ جناں آمد
سنہ ۱۲۹۱ھ

متفرّق

منخسف شد بہ اوج ایمان
سنہ ۱۲۹۱ھ

ربیع الآخر و لیلِ نہم بُد
سنہ ۱۲۹۱ھ

ھُوَ فی روضۃٍ مِّن الجنّۃ
ستون محکم دینِ نبی فتادہ زپا
نوّر اللہ قبرہٗ و ثراہ
انّہٗ فی قصر جنات نعیم ساکن

تاریخہائے وفات سید ببر علی انیس مرحوم

آں شاعر شیریں دہن آں ماہر و استادِ فن   آں عاشقِ نام حسن مداحِ سلطانِ زمن
ببر علی نامش عیاں سرتاج نام شاعران   گوئے سبق در امتحاں بُردہ از فصیحانِ زمن

آں قدر دانِ مرثیہ بابِ جہانِ مرثیہ — زو بود شانِ مرثیہ در مجلسِ شاہِ زمن
شیریں کلامش در جہان مشہور نامش در جہان — لبریز جامش در جہان از بادۂ حبِ حسن
بودہ بدستش بیگماں کلکِ معانی و بیان — از صولتِ سیفِ زبان بودہ شہ ملکِ سخن
فیضش عمیم اندر جہان در ماتمِ شاہِ شہان — منبر ز پایش بیگمان ہمپایۂ چرخِ کہن
زو نورِ مہرِ شاعری زو آبِ چہرِ شاعری — باشد سپہرِ شاعری در ماتمش بیتِ حزن
ذاتش رئیسِ ذاکریں یادش جلیسِ ذاکرین — ذکرش انیسِ ذاکرین جہر و خفی سرّ و علن
آں عاشقِ آلِ نبی محوِ خط و خالِ نبی — گردید افضالِ نبی در مدحتش جلوہ فگن
گردید چوں سوئے جناں اشکِ تحسر شد رواں — از دیدہ ہائے مرداں اندر غمش در انجمن

ہاتف بسالش ہمچنیں فرمود از روئے یقیں

باشد انیسش در لحد حبِ حسین و ہم حسن

۱۲۸۱ + ۱۰ = سنہ ۱۲۹۱ھ

ایضاً

در لحد آمد انیس او انیسِ ذاکرین

سنہ ۱۲۹۱ھ

تاریخ کتخدائی شیخ سعید حسن ساکنان محلهٔ سپاه جونپور

چون بفضل خالق احدی و صمد رسید — شد کتخدا سعید و حسن اسعد و حمید
گفتم بصد سرور و طرب بهر سال او — این جلسهٔ نشاط حسن هست هم سعید

ایضاً

سعید و هم حسن چون کتخدا شد — بفضل خالق ارض و سماها
بگفتم سال جشن از فرط عشرت — بشد از شادیش شادی ماها

۱۲۹۱ھ

ایضاً

در ساعتی که مرتبه اش مثل عید هست — شد کتخدا سعید و حسن کان حمید هست
گفتم بصد سرور و طرب بهر سال او — این جلسهٔ نشاط حسن هم سعید هست

۱۲۹۱ھ

تاریخ انتقال میر نواب مونس مرحوم

در گلشن فردوس مقام مونس

۱۲۹۱ھ

ایضاً

پئے تاریخ ہاتف بیدل زار — بهشت [illegible] حبیب علی گفت

۱۲۹۱=۱-۱۲۹۲ھ

تاریخ رحلت شیخ لیاقت علی خوشنویس جون پور

لیاقت علی عاشقِ آلِ احمد — پس از رحلت او را خدا داد جنت
چنین گفت ہاشم بسالِ وفاتش — مقام لیاقت علی باد جنت

سنہ ۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات حکیم مغفور سید ہادی علی در جون پور

نیک و بہتر شود مآلِ او — داخلِ خلدِ پاک - سالِ او

۱۲۹۲ھ

تمام تاریخی رسالۂ غرہ حسب الارشاد حضرت مصنف تاج العلما سید علی محمد مجتہد فی البدیہہ

غرۂ جمیلہ — انہا الغرہ

سنہ ۱۲۹۳ھ — سنہ ۱۲۹۳ھ

ایضاً

چہ لطیف است در کلام این نظم — کہ مثالش کسی شنیدہ نہ دید
از تصانیف عالم اوحد — کہ بود در جہان علوم فرید
حاوی و جامع کمال و فضل — در علوم حدیث و فقہ سدید

ہست سید علی محمد نام | نیز موصوف با صفات حمید
از مورخ بطرز خوب و لطیف
انہا الغرہ نام او گردید
۱۲۹۳ھ

تاریخ مرمت مسجد کہنہ حسب فرمایش بانی بواسطہ میر مدد علی از رفقاے والد مرحوم

چون علی بخش و شیخ کلب حسین | صاحب عقل و دانش و ادراک
از دل و جان فداے نام علی | عاشق صادق شہ لولاک
خوب ترمیم مسجدے کردند | کہ نہ مثلش بود تہ افلاک
چاہ ہم ساختند پیش او | کہ نباشد نظیر او بر خاک

بے سر اشتباہ تاریخش
گفت دل - خانۂ خدائے پاک
۱۲۹۴
۱۲۹۴ھ

تاریخ کتخدائی اخوی قاضی سید عبد الحسین خلف قاضی سید بنیاد علیخان مرحوم تلیا نالہ بنارس

میر عبد الحسین نیک صفات — صاحب علم و خُلق و خوش اوقات
بنت احمد حسین سے اس عام — کتخدا جب ہوئے بجاہ صیام
کان داد و عطاؤ فیض و طرب — ہوئے اس کار نیک کے جو سبب
میر فرحت حسین الخ خسر — ہیں شرافت کی درج کے جو دُر

خوب ہاشم نے سال جشن ولا
مجلس فرحت و سرور ۔ لکھا

سنہ ۱۲۹۳ ہجری

تاریخ تولد فرزند بخانۂ میر عابد حسین تحصیلدار محلہ چک الہ آباد کہ بعد سی سال از منا محنت شد

بمشکوی نیکوی عابد حسین — چو سی سال بعد مرور زمن
تولد شده پور نیکو سیر — ز افضال ربّ جہان ذوالمنن
پی سال تاریخ کردیم فکر — بہ طرز لطیف و بہ نہج حسن

ندائی رسید از لب دوستان

سنگی نو برآورده نخل کهن

سنہ ۱۲۹۳ ھ

تاریخ دروازه تعزیه خانه سرائے میر که بفرمایش جناب خال مرحوم سید محمد تقی تعمیر شد

حبذا بیت البکاء والعزا

سنہ ۱۲۹۳ ھ

تاریخ بنائے مسجد سے

بست رنگ دگر این مسجد را　　موسٔ عاشق شاه شهدا
با هم آید چو تفضل حسین　　می شود نام نکویش پیدا
سالش از روی بنا هاتف گفت
مسجد و کعبهٔ دین بیت خدا

سنہ ۱۲۹۳ ھ

قطعہ جدیدہ لقب شاہنشاہی ۱۸۷۷ء

ملک چین و روس کیا ہوں ہمسر ہندوستاں
رشک ہفت اقلیم ہے اب کشور ہندوستاں

ہند کی قیصر ہوئی ہیں حضرت وکٹوریہ
ان دنوں کس اوج پر ہے اختر ہندوستاں

جلسۂ شاہی جو دہلی میں ہوا با آب و تاب
اور بھی چمکا دُرِ تاجِ سرِ ہندوستاں

ہے رعایا کی دعا قایم رہے باعزّ و جاہ
یہ شہنشاہِ رعایا پرورِ ہندوستاں

تہنیت میں خوب سالِ جشن ہاشم نے کہا
ہو مبارک یہ خطابِ قیصرِ ہندوستاں

سنہ ۱۸۷۷ء

تاریخ وفات میر عابد علی محمد چونگی ساکن کوسوان

بود عابد علی کہ از دل و جاں
عاشقِ مصطفیٰ حبیبِ علی

زیں جہاں رفت و سالِ ترحیلش
رفتہ عابد علی قریبِ علی

سنہ ۱۲۹۴ھ

تاریخ وفات مجتہد العصر سید بندہ حسین اعلی اللہ مقامہ

عالی جناب مجتہد العصر و الزّمان
پرہیزگار و زاہد و ابرار و متقی

فخر حجج حضرتِ بندہ حسین آنکہ ‌ ‌ ‌ ذاتش نمود نخبۂ دینِ مبین قوی
طبعش کہ بود صیقلِ آئینۂ علوم ‌ ‌ ‌ کردہ بدہر صورتِ دینِ نبی جلی
بودہ رواج شرع بدورانش آنچناں ‌ ‌ ‌ منکوب درجہاں شدہ ہر ناصب و شقی
فرمود تازہ باغ حدیث و اصولِ فقہ ‌ ‌ ‌ ذاتش کہ شد بجملہ کمالاتِ محتوی
ماحیِ کفر و بدعت و حامیِ دینِ حق ‌ ‌ ‌ ہادیِ راہ ملّتِ سردار دینِ علی
بودہ است بست و نہ ز جمادای آخریں ‌ ‌ ‌ روزے کہ او بزیرِ زمیں گشتہ منزوی

ہاشم ز روئے آہ و الم گفت سال او
شد از جہاں مروّجِ دینِ محمدی
سنہ ۱۲۹۴ ہجری

ایضاً

پیشوائے دیں جناب مجتہد بندہ حسین ‌ ‌ ‌ ماہِ تابانِ ہدیٰ مہرِ درخشانِ ہدیٰ
مالکِ ملکِ شریعت حاکمِ احکامِ دیں ‌ ‌ ‌ نائبِ شیرانِ حق شیرِ نیستانِ ہدیٰ
تیرگیِ جہل و کفر از خلقِ عالم دور کرد ‌ ‌ ‌ ذاتِ والایش کہ بودہ مہرِ رخشانِ ہدیٰ
گلکش ابرے بود دریا دل کہ بے ریب و گماں ‌ ‌ ‌ تازہ شد از آبیاریش گلستانِ ہدیٰ
در جہۂ ترویجِ دیں در عہد او برتر شدہ ‌ ‌ ‌ شد دوبالا در زمانش رتبہ و شانِ ہدیٰ
طالبانِ گوہرِ مقصودِ دیں را شد غنا ‌ ‌ ‌ دُر فشاں چوں شد زبانش ابرِ نیسانِ ہدیٰ
از وفاتِ او بعالم اہلِ دیں غمگیں شدند ‌ ‌ ‌ چاک شد در ماتمش یکسر گریبانِ ہدیٰ

راست باشد گر بگوئیم جانِ دین رفت از جہاں ｜ جانِ دین باشد ہدایت بود او جانِ ہدیٰ

سالش از روے وفورِ غم سروش غیب گفت

سرنگوں شد بے بہار کنگرۂ ارکانِ ہدیٰ

۱۲۸۹

سنہ ۱۲۹۴ھ

ایضاً

جنابِ قبلہ ام بندہ حسین آں ｜ کہ بود از ذات او دین را حمایت

سفر فرمود سوے باغِ جنّت ｜ نباشد رنجِ عالم را نہایت

پے سالِ وفاتش گفت ہاشم

بشد گل شمعِ ایمان و ہدایت

سنہ ۱۲۹۴ھ

تاریخ طبعِ مخمّس ذوالفقار دوم

در شش جہتِ جہاں عیاں شد ｜ لطفِ تخمیس ازیں مخمّس

بہرِ عشّاقِ خمسۂ آل ｜ وردِ لیست نکو ہمیں مخمّس

دلچسپ بود چناں کہ گردید ｜ خاتمِ دلِ نگیں مخمّس

کردیم چو فکر بہرِ تاریخ ｜ از بہرِ حسنیں ہمیں مخمّس

گفتا ہاشم زروئے جودت
مطبوع جہاں شد ایں مخمس
سنہ ۱۲۹۴ھ

تاریخ وفات عموی مولوی سید واحد علی اعلی اللہ مقامہٗ

شد ز دار جہاں بسوئے جناں — صاحب حلم و عالم و زاہد
گفت ہاشم بسال ترحیلش — داخل گلشن ارم واحد
سنہ ۱۲۹۵ھ

ایضاً

میر واحد علی شدہ زجہاں — جگر و قلب ما شدہ غمگین
سال تاریخ فوت او ہاشم — گفت ۔ جایش بود بہشت بریں
سنہ ۱۲۹۵ھ

پے سال تاریخ او گفت ہاشم — خدایا جناں باد آرامگاہش
سنہ ۱۲۹۵ھ

تاریخ مرمت دروازۂ شرقی صدر امام باڑہ جون پور

بابِ ہاشم کردہ خاص آلِ امجاد
سنہ ۱۲۹۶ھ

تاریخ رحلت حاجی ولایت علی غازیپوری اعلی اللہ مقامہ

آں پیرِ دینِ نبی پرہیزگار و متقی — کاسمش ولایت با علی اندر جہاں مشہور شد
شد عام فیضش بیگماں بر طفل و پیر و ہم جواں — ترویجِ دینِ حق ازاں در شہر غازیپور شد
بگذاشت ہندِ تیرہ را شد سوئے ارضِ کربلا — در قربِ سبطِ مصطفیٰ چوں مسکنش منظور شد
از شہر چارم بست و دو بودہ کہ رحلت کرد او — در صحنِ شاہِ نیک خو مدفون آں مغفور شد
شد چوں سوئے جنت رواں ایں نورِ روشن بیگماں — در دیدہ ہائے مردماں ہمچو شبِ دیجور شد
ہاشم بگفت از روئے درد از بہرِ سالِ رحلتش — نجمِ ہدیٰ پنہاں شدہ عالم ہمہ بے نور شد

سنہ ۱۲۹۶ھ

ایضاً

سالِ فوتش سروش گفتا — بربادیِ گلستانِ تقویٰ

سنہ ۱۲۹۶ھ

ایضاً

سالِ ترحیلِ ایں چنیں ہاتف گفت — گردیدہ ز جامِ آبِ کوثر سیراب

سنہ ۱۲۹۶ھ

ایضاً

فرمود ز روئے حق بلسانش ہاتف — چالیش ز ولایت علی شد بہ جناں

سنہ ۱۲۹۶ھ

تاریخ صحت خود م بمقام علی گڈھ ضلع فرخ آباد ۔

افضالِ خداوندِ شفا بخش سے میرے — جاتے رہے اکبار جو آزار تھے سارے

تاریخ کی تھی فکر کہ ہاتف نے ندا دی — کہہ۔ شافیِ مطلق نے شفا دی مجھے بارے

سنہ ۱۲۹۶ھ

تاریخ رحلت عموی سید علی نصیر اعلی اللہ مقامہ

سالش از روئے اٰلِ شد تحریر — سوئے جنّت لبشد علی نصیر

سنہ ۱۲۹۶ھ

دعائے سید لبسالش گفت استاد — الٰہی خوابگاہش در جناں باد

سنہ ۱۲۹۶ھ

تاریخ آمد ضریح باہتمام عمی حکیم سید محمد باقر صاحب

منگوائی فیض آباد سے باقر نے یہ ضریح — جو خاص جاں نثارِ شہِ خاص و عام ہے

یکسر ولائے آل میں مشغوف راس سے — سرگرم کار مجلس ماتم مدام ہے

سالِ ورود کی جو ہوئی فکر طبع کو — بولا سروش۔ نقلِ ضریح امام ہے

سنہ ۱۲۹۸ھ

تاریخ دروازۂ تعزیہ خانہ موصوف

در روضۂ امام

سنہ ۱۲۹۷ھ

تاریخ عشرۂ کاملہ در ثبوت تعزیہ تصنیف مولانا سید محمد رضا دائی پوری

این نسخہ لطیف در اثبات تعزیہ — مطبوع چون بکوشش سعی تمام شد
گفتم ولا ز روی ولا سال طبع او — مطبوع طبع تعزیہ دار امام شد

سنہ ۱۲۹۷ھ

مورخہ السید علی النجفی بحر العلوم اعلی اللہ مقامہ

عالم و مجتہد عصر و فقیہ دوران — خادم شرع نبی خاصہ و مخدوم جہان
منبع فیض و ہدی بحر علوم اعلی — مجمع ورع و تقی رونق دین ایمان
وارث علم نبی نامی و ہمنام علی — آنکہ بودہ نجفی صاحب نور عرفان
روز پنجم ز جمادی دوم بحر علوم — شد سوی کوثر و تسنیم ازین دہر روان
خون ببارید عیون علما در اثرش — شفقی گشتہ فلک ہم ز وفور احزان

از وفاتش همه دامانِ نجف بے در شد — همچو در داشت چو خاکِ نجفش در داماں

گفت از روے یقین سالِ وفاتش ہاشم

ماهِ دینِ احمدی زیرِ زمیں گشته نہاں

۱۲۸۸
۱۰
سنہ ۱۲۹۸ھ

ایضاً

رواں شد از جهان بحر العلوم آه — شده عالم غریقِ رنج و آفات

چه انس و جن ملائک نوحه کردند — بپا شد حشر در ارض و سماوات

بنائے علمِ دیں از پا در آمد — تو گوئی بند شد بابِ ہدایات

چنیں فرمود ہاتف بهرِ سالش

شده گل شمعِ ایمان و ہدایات

سنہ ۱۲۹۸ھ

ایضاً

حیف شد منهدم از دستِ جفائے عالم — رکنِ دینِ نبوی عمدهٔ ارکانِ ہدیٰ

فلکِ صدق و صفا نجمِ سماے تقوی — ماهِ تابانِ ہدیٰ مهرِ درخشانِ ہدیٰ

جانبِ قصرِ جناں گشته ازیں دہر رواں — بحرِ عمّانِ ہدیٰ چشمهٔ فیضانِ ہدیٰ

گفت از روے الم سالِ وفاتش ہاشم — رفته سلطانِ ہدیٰ جانِ ہدیٰ شانِ ہدیٰ

ایضاً

رفت بحر العلوم سوئے جناں | تیرہ شد در غمش تمام جہاں
گفت تاریخ فوت میر فلک | وائے شد منخسف مہ ایماں

سنہ ۱۲۹۸ھ

ایضاً

شد ز عالم جناب بحر علوم | صورتش را فلک بخاک نہفت
ہاتف غیب سال ترحیلش | گشتہ پنہاں مہ ہدایت گفت

سنہ ۱۲۹۸ھ

چوں بحر علوم شد ز عالم | مسدود شدہ رہ ہدایت
سال ماتم نوشت ہاتم | گشتہ پنہاں مہ ہدایت

سنہ ۱۲۹۸ھ

تاریخ بنائے باغے از میر محمد شفیع بفرمائش میر احمد حسن صاحب محلہ سیاہ

بحمد اللہ چنیں گلزار موزوں | کہ باشد رشک فردوس معلیٰ
ز تدبیر شفیع نیک خصلت | شدہ آراستہ با حسن زیبا
چہ باغ دلکشا و خوشنمائے ست | تو گوئے ہست ایں جنت بدنیا

خرد چوں خواست تاریخ بنائش ... بطرز احسن و مرغوب دلہا
بسالش ہاشم از روئے طرب گفت ... مقامِ دلفریب و فرحت افزا

۱۲۹۰+۹=۱۲۹۹ سنہ ھ

تاریخ مرمت تعزیہ خانۂ اسلام کہ شیخ بشارت علی اہتمام نمود

سالِ ترمیم عزاخانہ چہ ارقام شدہ ... زیب حسینیہ فزوں قوتِ اسلام شدہ

سنہ ۱۳۰۰ھ

تاریخ ترقی راقم بعہدۂ پیشکاری اجلاس

اشکر اللہ المقل الرازق

سنہ ۱۳۰۱ھ

کتبہ تاریخ قبر خالہ مرحومہ

ہے خوابگاہ زایرۂ مرقد علی

سنہ ۱۳۱۳ھ

باشد مزار زایرۂ بارگاہ شاہ

سنہ ۱۳۱۳ھ

تاریخ رحلت سیّد علی حسین مرحوم دیوگامی بفرمائش پسرِ شان سیّد محمد کاظم تحصیلدار

فلک صدق و صفا نجم سمائے تقویٰ — زاہد عابد عالی سے علے اعلیٰ
زاہد و متقی و مومن پاک و دیندار — عاشقِ احمد و سبطین و علی و زہرا
لفظ سیّد بہم آید چو علی و بہ حسین — می شود نام گرامی و نکویش پیدا
رفت از دارِ جہاں جانبِ فردوس بریں — خدمتِ سیّدِ شبّانِ جناں یافتہ جا
ہاتفِ غیب پئے سالِ وفاتش فرمود — وادیٔ جنتِ فردوس مقامش بادا

سنہ ۱۳۱۳ھ

تاریخ رحلت اخوی سیّد محمد قاسم مرحوم ابن ذوالقدر اول مغفور

دل کہ در فکرِ سالِ او بودہ — غفر لہ سروشش فرمودہ

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ رحلت سیّد خورشید علی نفیس مرحوم لکھنوی

بلبلِ باغِ ثنا و چمن آرائے سخن — والد اُن کا تھا سخن اور وہ شیدائے سخن
وارثِ فن و کمالِ اب و اجداد نفیس — عارفِ کنہ سخن واقفِ منشائے سخن

ان کی نیسان طبیعت سے ملی عالم میں
بحر مواج سخن کو دُرِ یکتائے سخن

عہدۂ مدحِ ائمہ میں ہوئی پانچویں پشت
پائے نام ان کی رہا منصبِ والائے سخن

ضاحک و میر حسن میر خلیق اور انیس
تھے یہ سب زیب وہ مسندِ زیبائے سخن

لاجواب ان سے سخن اور یہ سخن سے بے مثل
تھا نظیر ان کے سخن اور یہ ہمتائے سخن

یہی باب اور یہی مرجع سخن زیبا کے
رکھتا تھا ان سے سخن آپ تمنائے سخن

شاعر اس طرح کا گویا نہوا اُردو میں
ہر سخندان کو نہیں ایسا کہیں جائے سخن

سب تھے کہنے کو مگر لب نہ کوئی کھول سکا
پیش ان سے نہ گیا ایک کا دعوائے سخن

سمجھے یہ وہ یوسفِ کنعانِ معانی حسین
سوگ میں مرگ سے جنکی تھی زلیخائے سخن

وہ فصاحت وہ بلاغت وہ کلامِ شیریں
جس کے مذکور پہ لب چاٹ کے رہجائے سخن

جوہری لوٹتے تھے لعل و گہر مضموں کے
موجزن ہوتا تھا جب آپکا دریائے سخن

سالِ رحلت کی ہوئی فکر تو ہاتف نے کہا
دارِ عالم سے گیا ہیہی وہ مولائے سخن

سنہ ۱۳۱۸ھ

تاریخہائے رحلت خان بہادر حکیم شفاء الدولہ سید فضل علی فیض آبادی بفرمایش سید حیدر حسین لیشاں

خان بہادر رکن شفاء الدولہ فضل علی
صاحب رائے رزین و اہل تشخیص نفیس

ذکرِ او جان بخش و اہائے علیل غم زدہ | یادِ او از بہرِ تسکینِ مریضانش انیس
فیض آباد از کمالِ فیضِ او آباد بود | ذاتِ والایش میانِ مجمعِ حکما رئیس
رفت از دارِ جہان در عمرِ ہفتاد و دو سال | شد بہ جنت از عطائے شافیِ مطلق جلیس

کرد ہاشم سالِ تاریخش بطرزِ نو رقم
چرخِ چارم بے مسیح و جائے خانہ بے رئیس

۲۸۰ ۶۷۰ ۱۱۸ ۱۰۴۷

۱۱۸ / ۹۲۹ ۲۸۰ / ۳۹۰

سنہ ۱۳۱۹ھ

ایضاً

عالم شدہ خالی از مسیحای کامل | عمدۂ عصر ملاذ الحکما
سنہ ۱۳۱۹ھ | سنہ ۱۳۱۹ھ

زیبِ جنت طبیبِ حاذق ہے
سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخِ رحلت با حسرت سید محمد احسن ابن ذوالقدر دوم سید محمد محسن مرحوم غفرہما اللہ

فریاد از تطاولِ این دہر والاماں | بیداد از تعدی و نیرنگیِ جہاں

کز ظلم و جور و کجروی آسمان پیر | خوابید در کنار لحد ماهر و جوان
ممدوح خلق و صاحب خلق محمدی | محبوب طفل و پیر و جوان فخر خاندان
خوش طبع و خوش مذاق و خوش انجام و خوش کلام | نیکو خصال و نیک شمایل حسین جوان
نو بادهٔ حدیقهٔ شاداب مرثیه | مداح خاص پنجتن پاک و مدح خوان
عالی منش سعید و رشیدے که مثل او | نے آمده و باز نه آید درین جهان
خوشرو و خوش بیان و صبیح و خجسته خو | خوش فکر و بذله سنج و سخن فهم و نکته دان
نامش بوجه احسن و نیکو عیان شود | احسن شود بلفظ محمد چو توامان
تا بمبئی برفت برائے مشایعت | گردید والدش چو سوے کربلا روان
زین تیره خاکدان زده گلبانگ بر قدم | شد ناگهان روانه سوے گلشن جنان
از رحلتش شده متألم قلوب ما | از رفتنش بپا شده صد ناله و فغان
ذو القدر داد صبر و شکیبائی که داد | اجرش بود بخالق کونین و انس و جان
احسن حضور سید شبان خلد باد | ممتاز و سرفراز و مقرب بعز و شان

گردم چو بهر سال وفاتش تأملے
آمد ندائے غیب که - در روضهٔ جنان
سنه ۱۳۱۹ھ

از بهر سال عمر مرحومهٔ خودش | احسن لب کشاد که در روضهٔ جنان
۱۳۱۹
۱
سنه ۱۳۲۰ھ

اشعار دعائیه

ذوالقدر مدظله بر ناصر و نصیر — دو یادگار احسن مرحوم در جهان
از فضل رب بعمر طبیعی خود رسند — در زیر دامن پدر عالی و مهربان
از بهر جد که مرهم زخم جگر بوند — باشند هر دو زنده و خورسند و شادمان

تاریخ وفات مسٹر بک پرنسپل علیگڈھ کالج که نکته لطیف لفظ بک در انست

صاحب تعظیم و شان مسٹر بک عالی مکان — او که بوده بیگمان از بادهٔ اسلام مست
منشی شیرین زبان اسپیکر عیسی بیان — مثل او در اینجهان آمد و نے آید بدست
گوی سبقت برده بر حسّان و نیوٹن لا کلام — نکته‌های نثر و حکمت در کمند فکر بست
خیر خواه کالج و کمیٹی و پناه مسلمیں — بعد سید بالیقین بود او مسلمانان پرست
منتشر شیرازهٔ تعلیم گردیدی تمام — گر نه او کردی باستقلال کار بند و بست
این ترقی مسلمانان که در تعلیم شد — از وجود ذات پاکش یافت یکسر بود و هست
ذهن او برق جهنده شعلهٔ جوّاله بود — تیز فهم و تیز رای و تیز عقل و تیز دست
مثل بوی گل روان شد زین چمن و انگلستان — طائر روحش ز گلخنهای این عالم برست
رفته و در صحبت روح القدس جا یافته — بر فلک با عز و شان در صحبت عیسی نشست
او جان بر مدرسه بخشیده بی ریب و گمان — از وفاتش همتم بشکسته و گردید پست
از پی سال وفاتش چون دلم فکری نمود — تا که در فکر لطیفت خوب و نو آید بدست

از لبِ اسلام آوازے رسیده ناگہاں
رحلتِ یک بیگماں بک بون کالج را شکست

۱۸۹۶
۳
۱۸۹۹ع
سنہ

سه بک بون در انگریزی پشت و پناه

تاریخ رحلت راجہ سید باقر علی خان مرحوم
رئیس پنڈراول

ز نام سیّد باقر علی خان — کرام سیّد باقر علی خان
مئے حبِّ محمدؐ ریخت ساقی — بکام سیّد باقر علی خان
همیشه منعطف سوئے عطا بود — زمام سیّد باقر علی خان
ز ریحان ولایت شد معطّر — مشام سیّد باقر علی خان
امام یثرب و بطحا و کعبه — امام سیّد باقر علی خان
ز حیدر تا جناب مہدیِ دیں — امام سیّد باقر علی خان
جہان زہد و تقویٰ گشته روشن — ز نام سیّد باقر علی خان
کشیده بہرِ سرکوبیِ اعدا — حسام سیّد باقر علی خان

بہ ازلی چو بہ افلاک آمد — خیام سید باقر علی خان
تو گوئی حاتم طائی یکے بود — غلام سید باقر علی خان
بیاید در جوار آل اطہار — مقام سید باقر علی خان
روان شد چون رسید از جانب حق — پیام سید باقر علی خان
بفضل حق شدہ با خیر و خوبی — ختام سید باقر علی خان

مؤرخ بہر سالش کردہ تحریر
مقام سید باقر علی خان
سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخ رحلت نواب سید مہدی علی خاں مرحوم خاقان منزل لکھنؤ

مومن و زاہد و دیندار و امیر و نواب — خادم خاص نبی عاشق آل اطیاب
بذلہ گو قدر شناس گل اصحاب سپہر — نکتہ دان سحر بیان صاحب علم و آداب
معدن و مخزن اخلاق و کرم نیک شیم — حصر اوصاف کمالش کہ نہ گنجد بہ کتاب
دستگیر فقرا و غربا و مساکین — قدمش راہرو جادۂ تسلیم و ثواب
قلب بے کینہ چو آئینہ صفا داشت عیان — بود یکسان نظرش سوئے عزیز و احباب
پختہ و متقی و متواضع کہ نظیرش معدوم — متورع متخاشع کہ مثالش نایاب
نام نامیش نمایان شدہ مثل خورشید — لفظ مہدی علی خان شد چو بہم با نواب
راہیٔ ملک بقا گشتہ ازین دار فنا — لکھنؤ ز آتش اندوہ شدش سینہ کباب

قلب احباب و عزیزان متالم گشتند
دل قیصر شده اندر رنج وفاتش بیتاب

کلک ہاشم پئے تاریخ وفاتش بنوشت

وارد گلشن فردوس مکرم نواب

سنہ ۱۳۲۰ھ

تاریخ تعمیر مسجد در امام باڑہ میان کلو از اہتمام اخوے سید جلال الدین حیدر خان

خان عالی مکان جلال الدین
دو حمد بوستان عزت و جاہ

پیرو خاص چہاردہ معصوم
مومن حق پژوہ و حق آگاہ

شد کمر بستہ بہر کار ثواب
چون موفق شدہ ز فضل الٰہ

در عزا خانۂ امام حسین
کرد تعمیر خانۂ اللہ

گفت ہاشم ز بہر سال بنا

شدہ بیت الحزن عبادت گاہ

سنہ ۱۳۲۰ھ

تاریخ وفات قیصرہ و تخت نشینی اڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہ

حضرتِ وکٹوریہ و ملکۂ برطانیہ — فضلِ خالق سے ہماری قیصرِ ہندوستاں
تھیں بیاسٹھ سال تک با مہربانی و لطف — سایہ افگن مثلِ مادر بر سرِ ہندوستاں
دو ہوئیں ایسی کسی کی جوبلیاں عالم میں کب — اس طرح چمکا تھا کب تاجِ سرِ ہندوستاں
تیسری جوبلی ہونے پائی تھی جو ناگہاں — ٹوٹا جو آسماں یہ بر سرِ ہندوستاں
قیصرہ زینت دہِ گلزارِ جنت ہو گئیں — ہے سیہ فرطِ الم سے چادرِ ہندوستاں
ہے رعایا کی دعائے خیر یہ از صدقِ دل — ہوں مکیں قصرِ جنت قیصرِ ہندوستاں
یا الٰہی رکھ سلامت سالہا اڈورڈ کو — مثلِ مادر مہرباں و یاورِ ہندوستاں
شاہ لنڈن میں ہوئے اڈورڈ ہفتم اندنوں — چرخِ چارم تک نہ کیوں پہنچے سرِ ہندوستاں
ہو گئی تسکین دلوں کی کٹ گیا حزن و ملال — شاد اور خرم ہے اب بام و درِ ہندوستاں
ہو رعیت پر عنایت از رہِ لطف و کرم — قیصرِ ہندوستاں اے قیصرِ ہندوستاں

کلکِ ہاشم نے کہا سالِ خطابِ قیصری — لو مبارک یہ خطاب قیصرِ ہندوستاں

سنہ ۱۹۰۲ء

تاریخ عطائے خطاب خان صاحب باخی العزیز سید حسین علی تحصیلدار چکیا ریاست بنارس

پے حسین علی چون تحسین خدمتش	ز پیش قیصر آمد خطاب خان صاحب
نوشت خامهٔ ہاشم برائے تاریخش	زہے بنام تو زیبد خطاب خان صاحب

سنہ ۱۹۰۶ء

مور خا گلتی سید محمد مجتبیٰ مرحوم کہ ہم عمر و ہم مکتب راقم بودند

حیف از ظلم و تعدی زمان	الاماں از جورِ افلاک الاماں
سید عالی نسب عالی خیال	بذلہ سنج بے عدیل و بے مثال
سید عالی ہمم والا شیم	مجمع اخلاق و اوصافِ کمال
مولوی سید محمد مجتبیٰ	مومن بے کینہ با قلبِ صفا
اول ماہ صفر زین خاکدان	ناگہان کردہ سفر سوئے جنان
وصف او بیرون ز احصا و حساب	شمۂ زو ہم نہ گنجد در کتاب
صاحب خلق و مروت مجتبیٰ	دوستہ گلزارِ حشمت مجتبیٰ

در فن جوتش چسان مشتاق بود — عقده هائے سخت و مشکل می کشود
در زبان بهاشه کامل شد چنین — آمد از کاشی صدائے آفرین
در زبان فارسی مشتاق بود — بے نظیر و بے مثال و طاق بود
نکتهایش بد ملیح و خود صبیح — هم طلیق و هم بلیغ و هم فصیح
خوش مذاق و خوش کلام و خوش بیان — نغز گوی و بذله سنج و نکته دان
قوت بازوئے اخوان بود او — حامی احباب یکسان بود او
رعب دانش مستوی بر قلبها — لطف حلمش مستوی هم قلبها
بلبل شیرین زبان خاموش شد — طوطی شکر بیان خاموش شد
سال فوتش خواست چون طبع سلیم
گفت هاتف - مضجعهٔ دار النعیم
۱۳۲۴ھ

تاریخ ججی جسٹس کرامت حسین که نکته لطیف از بیت قدسی دارد

شکر احسان خداوند مجید — در جهان باد موافق بوزید
از طرب غنچهٔ دلها بشگفت — قلب از فرط مسرت بالید
آنچه مطلوب همه بود ازل — آمد از پردهٔ تقدیر پدید

از پئے داد حقوق حق خواہ — قیصر ہند دریں عصر جدید
منتخب کردہ یکے از کملا — تا شود دولت انصاف مزید
متمکن شدہ بر کرسیٔ عدل — سروری ماہر قانون سدید
بے نظیری کہ دریں ملک وسیع — مثل او کس نہ شنیدہ است نہ دید
اجتہادش چو بدیشاں بینند — عقلا چوں نہ کنندش تقلید
در ہمہ فصل قضایا طبعش — یافت از حاکم قادر تائید
حصر اوصاف کمالش آمد — خارج از حیطۂ ذکر و تمجید
باہم آمد چو کرامت چنیں — ناگہاں ناہیش بہ لب ما برسید
سال نیک از لب تجدید شنو

حق بحقدار کرامت گردید
۱۳۳۲ھ
۳

سنہ ۱۳۳۵ھ

تاریخ رحلت سید یاد علی مرحوم پسر سید امجد علی ساکن کڑا ضلع الہ آباد
وارد حال ہردوئی

کرد رحلت از جہاں در عمر بست و ہشت سال — سیدی نیک اختری کو بود از اولاد علی

گفت بہر روشنی آیا سال وفاتش ہاتفی
پیش شاہان جناں شد منزل یاد علی

۱۳۲۴ھ

تاریخ رحلت جناب سید محمد حسین عرف علن مجتہد لکھنؤ اعلی اللہ مقامہ

جناب قبلہ محمد حسین علن عرفش — فقیہ و مجتہد عصر از اب و اجداد
سر آمد ہدی و خلیل جنت و ورع — سپہر عالم تقوی و کعبۂ زہاد
محدث و متکلم مفسر و واعظ — مشیر و مشرع محقق و استاد
گل ریاض ہدایت بہار باغ کلام — امام دین علی بود و مقتدای عباد
بروز جمعہ سفر زین جہان فانی کرد — رسید تا بہ فلک شور نالہ و فریاد
بود مقام قیامش بروضۂ رضوان — بحق حب محمد و آلہ الامجاد
ز بہر سال وفات ہموہم آیاتش — نوشت خامہ ماتم کہ ترکین شرع فتاد

۱۳۲۵ھ

تاریخ صحت جناب اخوی الاعظم سید محمد کاظم مدظلہ

از عنایات خداوند رحیم و لایزال — یافتہ صحت اخ اعظم بزودی کمال

خامۂ ہاشم دعائیہ تاریخش نوشت

شافیِ مطلق عطا کردہ شفائے بے زوال

سنہ ۱۳۲۶ھ

تاریخ صحت اخوی سید محمد جواد خان بہادر مدظلہ

ہوئے علیل محمد جواد دور از حال
اثر قلیل سا فالج کا کچھ زباں پر تھا

وہ عہدہ دار جو ہیں پنشنر سول سرجن
علاج ڈاکٹری اون کا ابتدا میں ہوا

حکیم حضرت جعفر حسین ارسطو عصر
نہیں نظیر اطبا میں اب کوئی اُن کا

دوا اسکے ساتھ دعا بھی انہوں نے فرمائی
انہیں کے دست شفا سے ہوئی حصول شفا

لکھا یہ خامۂ ہاشم نے سال صحت میں

شفائے کامل و نایاب کی خدا نے عطا

سنہ ۱۳۲۸ھ

تاریخ تعمیر و وقف تعزیہ خانہ نامشہدی بی بی حسب فرمایش والدش حاجی سید محمد نجم الدین مجگانوی

وقف و تعمیر مشہدی بی بی — کردہ بہر مجالس نسواں
سال تعمیر و وقف ہاتم گفت — تعزیہ خانۂ امام زماں

۱۳۲۶ھ

تاریخ انتقال جوانی شکیل سید محمود حسن وکیل پسر سید عشرت حسین وکیل آگرہ

محمود حسن شد از جہان فانی — افتاد بوالدش مصیبت سختی
سال تاریخ انتقالش گفتم — پامال گل جنان عشرت سنہ ہجری

۱۳۳۰ھ

ایضاً

محمود حسن شد از جہان فانی — عالم در چشم والدش گشتہ سیاہ
خود گفت برائے سال تاریخ وفات — پامال گل حسد لقیہ عشرت آہ

۱۳۳۰ھ

تاریخ عطائے خطاب خان بہادر بہ حاجی عبدالرشید خان سکریٹری میونسپل بورڈ مرزاپور

جناب حاجی عبدالرشید خان صاحب — خلیل غیر عدیل و عنایتم فرما
سخنور و کار نمایان بہ شہر مرزاپور — خطاب یافت بجلدوئے حسن خدمتہا
نوشت خامۂ ہاشم بسال این اعزاز — خطاب خان بہادر بتو ابد زیبا

سنہ ۱۹۱۰ع

تاریخ مرمت مسجد و تعزیہ خانہ باہتمام حاجی سید نجم الدین بمقام بنارس

خان صادق علی آن شیفتۂ ہشت و چہار — زوجہ اش عاشق پیغمبر و آل اطہار
یافت توفیق ز خلاق جہان رب ودود — ساخت در وقت عزاخانہ و مسجد فرمود
بہ تولیتش مہاراجۂ کاشی گردید — الغرض پرشاد نراین کہ بہ گنجینہ رسید
ز انقلابات زمان ہر دو مکان شد مسمار — متوجہ شدہ سید نجم عالی آخر کار
اسم والاش شدہ بہ مجید ز این ظاہر — وصل چون سنگ بگردید بنااش آخر

کار تفویض شدہ حاجی نجم الدین را | کو بہ تعجیل بہ تکمیل رسانید این را
قطعۂ تاریخ بدست آمدہ بے اندازہ | مسجد و جاے عزا یافت بہارے تازہ

سنہ ۱۳۲۶ھ

تاریخ رحلت سید امجد علی اشہری لقبہ بالیش پیشوان شاہ مظہر علی
است ثبت شد جبر او للہ لواے

سید امجد علی قضا کرد | از ظلم و تعدی زمان آہ
ہاتف تاریخ سال رحلت | گفت ۔ اشہری رفتہ از جہان آہ

سنہ ۱۳۲۰ھ

ایضاً

دنیا فانی ہے اسکی ہر شے فانی | باقی بس ذات ذو الجلال والاکرام
ہر نفس کو ذائقہ اجل کا چکھنا | آدم سے لیکے تا رسول اور امام
اک پل کی دیر بھی نہ جانے میں لگی | پہونچا جس وقت جس کی رحلت کا پیام
ٹلتی نہیں موت کی گھڑی ساعت بھر | حاکم کا یہی ہے نسق اور یہ ہے نظام
گیتی سے گئے جہان سے نامی گرامی | باقی جن کا نشان ہے دنیا میں نہ نام
نابود نہیں ہوتے سخنوران ذی ہوش | زندہ ہے نام اگر تو ان کے کلام

سہ شنبہ کا روز اور ہنگام شام	اٹھارہواں یا پانچویں مہینے کی تھی
تھے مجسم حسن خلق و اوصاف تمام	سید امجد علی نے رحلت پائی
گھر میں آفت تھی اک مچا تھا کہرام	دنیا سب کی نظر میں تھی تیرہ و تار
ماتم میں پدر کے آہ و نالے تھا کام	سید منظر علی کا مت پوچھو حال
داخل ہوں ثواب میں کہ ہے نیک یہ کام	چاہا مجھ سے کہ نظم تاریخ کروں
خاطر منظر کی بھی ہے منظور تمام	گو تاب نہیں ہے میری یکسو لیکن
فردوس مقام اطہری مقام	یوں سال وفات میں نے ہاشم لکھا

۱۳۲۸ھ

تاریخ رحلت بتول بی بی مرحومہ بنت اخ اعظم سید محمد کاظم دام ظلہ

بادا ارم مسکن امت البتول

۱۳۲۸ھ

مورخ الاخ السید محمد جواد مرحوم

سال رحلتش از دل گفت — گفت ہاشم - مخلد او رفت

۱۳۲۰ھ

بگفتا۔ قیامش بہشت نعیم　　بیابد مکانش بخلد برین

۱۳۳۸ھ　　۱۳۳۸ھ

گفت تاریخ از سر اخلاص　　شد بخلد برین مکان جواد

تعمیہ ا　　۱۳۳۸ھ

در ریاض جنان بباد۔ بگفت

۱۳۳۸ھ

تاریخ انتقال رباب مرحومہ دختر سید محمد ابوجعفر سلمہ

لخت جگر و دل ابوجعفر آہ　　کز رحلت او قلوب ما گشتہ ملول

شنبہ ہم سیزدہ ۱۳ ز ماہ خامس　　خوابید رباب پاک پیش بتول

۱۳۳۵ھ

تاریخ انتقال عبدالسلام سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علیگڈھ

مرد جوان شدہ ز جہاں راہی جناں　　از خالق زمان چو رسیدش پیام جلد

رحلت از دهر پیر بعین شباب کرد — بهر مسافرت بنمود انتظام جلد
این موت قبل وقت بود یادگار دهر — یابد نه زخم قلب و جگر التیام جلد
حسرت است ماتمی که بگوید جوان بمرد — موتے که ناگهان بود و هم تمام جلد

هاشم رقم نمود پئے سال انتقال — عبد السلام رفته بدار السلام جلد
۱۳۲۹ھ

تاریخ رحلت یکی از احباب ڈاکٹر محمد سمیع الله اسسٹنٹ سرجن کروی ضلع باندہ از زبان شان

مخلص ما مولوی عبد الغفور — ساکن کاشی مقام دریا پور
پیش ما از بهر استعلاج خود — در مقام کروی فرموده ورود
تا بسبع ماه ربیع اولین — روز جمعه کرده زین عالم عبور

سال تاریخش سمیع خسته گفت — مومنم شد واصل دار السرور
۱۳۲۹ھ

تاریخ مصاہرت درمیان اخوان یعنی جناب مولوی سید محمد صادق و مولوی سید محمد رضی الدین

شکر و احسان منعم باذل — آنچہ میخواست دل شدہ حاصل
مجتہد باقر صفاہانی — مصلح دین و واعظ کامل
بعد از حج بملک ہندستان — مثل نعمائے حق شدہ نازل
جد و جہد بلیغ فرمودہ — کرد و پند و نصائح کامل
سید صادق و رضی الدین — طبع ہر دو بصلح شد مائل
امر مکروہ دور شد ز میان — شد کدورت ز قلبہا زائل
از پے سال صلح نیکو فال — گفت ہاشم کہ ریخت زنگ از دل
۱۳۲۵ھ

تاریخ وفات اڈورڈ ہفتم قیصر ہند

حضرت اڈورڈ ہفتم نے قضا کی ناگہاں — اٹھ گیا شاہ رعایا پرور ہندوستان
چھا گئی غم کی گھٹا دل پر رعایا کے تمام — ہے سیہ فرط الم سے چادر ہندوستان

کیسی یہ بیداد کی ہے چرخ کج رفتار نے — ہو گیا تاریک جس سے منظر ہندوستاں
ہیں سبھی مغموم و مضطر دل طفل اور پیر و جواں — غم سے ہے نالہ کناں ہر مرد و زن ہندوستاں

ہے دعائے خیر میں یہ مصرع سال وفات

جا گزیں قصر جنت قیصر ہندوستاں

سنہ ۱۹۱۰ء

تاریخ تہنیت خطاب قیصری حضور جارج پنجم ملک معظم خلد اللہ ملکہ

شدہ جارج پنجم شہنشاہ اعظم — ز افضال خلاق ارض و سماہا
شدہ جارج پنجم ز افضال باری — شہنشاہ اعظم بصد شان والا
بہند آمدہ با وزیر و اراکین — نمودہ تجلی اکبری نور تن را
بپا شد چو دربار شاہی بہ دہلی — دماغش رسیدہ بعرش معلّٰی
پئے سال این جشن با شان و شوکت — کہ در خوبیش ہست بے مثل و یکتا

رقم کردہ ہاشم چنیں سال ہجری

مبارک شدہ تاج پوشی والا

۱۳۲۹ھ

تاریخہائے تہنیت خطاب قیصری حضرت جارج پنجم ملک معظم خلد اللہ ملکہ

حضور جارج پنجم بہندستان تشریف بخشید — بصد اجلال شاہانہ نمودہ سروری جشن
فلک پست است پیش رفعت دربار باشوکت — خجل مہر مبین از لمعۂ چتر زری جشن
تیر ز دیچ دربارے بایں دربار شاہانہ — نمی باشد کہ صد جشنی نماید ہمسری جشن
سلامت باشد این شاہنشہ اقلیم ہندستان — بماند یادگارِ دہر اوج و برتری جشن

پئے سال جلوس تہنیت نوشہ ہاشم گفت

شہنشاہا مبارک باد طرز قیصری جشن

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

ملکا خسروا شہنشاہا — جاودان احتشام تو ماند
امن در دورِ تو بود محفوظ — مئی عشرت بہ جام تو ماند
در جہاں تا رواج سیم و زر است — سکہ رائج بنام تو ماند
درمیان بلاد ہفت اقلیم — شہرۂ فیض عام تو ماند
ابلق تیز گام لیل و نہار — زیر زین تو رام تو ماند
در رہ عدل پیش خیل شہان — مرکب خوش خرام تو ماند
بعد ایں سال تا ہزاران سال — نو بنو جشن عام تو ماند

ملکۂ میری حمیدہ خصال — ہمدم و ہمکلام تو ماند
در صف خسروان روے زمین — صدر و برتر مقام تو ماند
سرفرازی و رفعت و اقبال — بر درت چون غلام تو ماند
پے قتل معاند و سرکش — تیغ بران حسام تو ماند
یادگارے ازین الٰہی سال — جشن فرخ نظام تو ماند

گفت ہاشم براے تاریخش

عمر و دولت بکام تو ماند

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

جناب جارج پنجم بصد اجلال شاہانہ — شرف بخشید ملک ہند را از مقدم عالی
بہم با تاجپوشی با وزیران و ارکانش — شدہ زینت دہ دربار عالیشان در دہلی
ہجوم و اجتماع والیان ملک ہندوستان — نمایان کرد اوج و شان دربار شہنشاہی
بہر اقطاع ملک و ہر مقام صدر و ہر قریہ — نمودہ انعقاد جشن عام از رہ خوشنودی
خطاب قیصری در طبقۂ ثالث کند ظاہر — کہ بیشک این لقب چون سلطنت گردید موروثی
الٰہی تا جہان باشد شہنشہ حکمران باشد — بگردد منعقد یا رب ہزاران جلسۂ جوبلی
چنان باید طوالت سلطنت با جاہ و سطوت — کہ گردد منعقد با عز و شان دربار صد جوبلی

همیشه حکمران باشند شهزادی و شاهنشه — بصد اجلال و اقبال و شکوه و شوکت شاهی
رعایا تابع فرمان او باشد بصدق دل — نصیب هر رعیت با خوش حالی و سرسبزی
بهار ملک تازه گردد از لطف خداوندی — بود امن و امان دائم ز فضل ایزد باری
شود طاعون و قحط و مفلسی معدوم از ملکش — رعایا را شود حاصل رفاه و فارغ البالی
بماند خیر خواهش بهره ور لطف شهنشاهی — نصیب دشمنانش باد دائم ذلت و خواری
بود هر خیر خواهش مورد الطاف شاهانه — که از فیض شهنشاهی رسد بر رتبه عالی
بود بد خواه او مردود و منکوب و هراسیمه — شود معدوم از اقطاع ملکش فتنه پردازی
بسر سازد و ماند عمر با صد ذلت و خواری — نصیبش باد دائم در جهان ادبار و پامالی

بسال عیسوی تهنیتش هاشم رقم کرده

مبارک جشن عام قیصری دربار جمشیدی

سنه ۱۹۱۱ع

ایضاً

رشک هفت اقلیم ہے اب کشور ہندوستاں — چرخ چارم تک کیوں پہونچے سر ہندوستاں
وارد ہندوستاں ہے داور ہندوستاں — جم حشم دارا خدم اسکندر ہندوستاں
ساتویں اڈورڈ کا فرزند بیٹھا تخت پر — سب نظر بھر دیکھ لیں کر و فر ہندوستاں
خسرو دریا نوال و قلزم جود و سخا — مالک خشک و تر و بحر و بر ہندوستاں
دیکھتا مجمع وزیران و اراکین کا اگر — نو رتن کو بھول جاتا اکبر ہندوستاں

جشن کا ساماں رعایا کے گھروں میں ہے تمام　　ہے منور ہر طرف بام و در ہندوستاں
شادیانے بجتے ہیں گھر میں رعایا کے تمام　　عیش سے معمور ہے بام و در ہندوستاں
کیوں نہ کوہ طور تک پہنچے دماغ اس ارض کا　　زیب تاج شاہ جب ہو گوہر ہندوستاں
پھیر اپنا منہ ادھر سے آفتاب خاوری　　دیکھ کیا چمکا ہوا ہے اختر ہندوستاں
بڑھ گیا افلاک سے اپنے فروغ و جاہ میں　　رشک باغ ارم ہے منظر ہندوستاں
فضل سے باری کے ہو باران رحمت کا نزول　　تازہ و سرسبز ہوں برگ و بر ہندوستاں
دفع ہو ہندوستاں سے قحط و طاعون کی وبا　　صاف ہوں خطروں سے راہ و معبر ہندوستاں

کی رقم ہاشم نے یوں تاریخ سال عیسوی

جارج خامس ہوا ہے قیصر ہندوستاں

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

ذی جاہ و ذی وقار و رفیع المکاں ہے جارج　　سرمایۂ مفاخرت خانداں ہے جارج
فرزند قیصرہ کا ہے شہنشاہ کا خلف　　نامی بلند شانوں کا نام و نشاں ہے جارج
بیچارہ و غریب پہ ہے لطف کی نگاہ　　شمشیر سر شگاف پئے دشمناں ہے جارج
حامی امان و امن کا حافظ ہے جان کا　　ماحی ظلم و بیخ کن ظالماں ہے جارج
اشفاق و بخشش و کرم و لطف و رحم میں　　یکساں برائے کودک و پیر و جواں ہے جارج
جود و عطا میں حاتم طائی عصر ہے　　انصاف میں مقابل نوشیرواں ہے جارج

ہو اُس پہ مہربان سدا ربِّ عالمیں
جس طرح ملک ہند پہ اب مہرباں ہے جارج

امن و امان کے جس میں ہیں اشجار سایہ دار
اُس باغ بے خزاں کا گل ارغواں ہے جارج

وسعت میں سلطنت نے ترقی وہ پائی ہے
جس سے کہ اپنے عہد کا صاحبقراں ہے جارج

ہے منعمِ حقیقی اہل جہان خدا
اُس کے کرم سے منعمِ ہندوستاں ہے جارج

دیکھ لے فلک یہ مجمع دربار نور بار
ایسے ستارے جس میں ہیں وہ آسماں ہے جارج

کیا ہم سے پوچھتے ہو کہ قیصرِ ہند کہاں ہے جارج
دربار بولتا ہے کہ دیکھو یہاں ہے جارج

من بعد جدہ و پدر نامدار خود
مختار ملک و مالک تخت و نشاں ہے جارج

اُس شاہ پر ہے ختم عنایات و عدل و داد
ہر محکمہ پہ حکم دہ و حکمراں ہے جارج

ہر جشن نو میں تا صد و دی سال سب کہیں
دولت جواں ہے بخت جواں ہے جواں ہے جارج

خوشحالی در شاہ رعایا ہے دل پسند
انصاف و عدل سے ہم ہیں تابِ تواں ہے جارج

مسرور و شاد ظلِ خدا میں رہے مدام
جس طرح سر پہ خلق کی سایہ کناں ہے جارج

ہاشم نے سال عیسوی جشن یوں لکھا

شایان شان قیصر ہندوستاں ہے جارج

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

خطاب قیصری ہندوستاں را
بہ تو موزوں دلی بصد رفعت مبادا

رقم ہاشم نمودہ سال فصلی
جواں جشنت جواں دولت مبادا

۱۳۱۸ فصلی

ملکہ میری و جارج پنجم — شاد و خورسند و سلامت باشند
بہر این جشن بسال ہجری — گفت ہاشم کہ بعشرت باشند

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

تاریخ جشنِ شاہی اینک بسال ہجری — بنوشت کلک ہاشم - رفعت مثال بادا

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

بنہاد چو تاج قیصر ہند بہ سر — شاہ انصاف گستر و عدل پناہ
سال تاریخ جشن شاہی ہاشم — بنوشت کہ - خسرو معظم جم جاہ

سنہ ۱۲۹۶

تاریخ رحلت پارۂ جگر و دختر ہم رحمہما اللہ

حیف از کجروی چرخ و تعدی زمان — انقلابے بظہور آمدہ در طرفۃ العین
روز شنبہ و اوّل ز جمادی الثانی — تیرہ و تار جہاں شد بہ نگاہ الوین
بہر تاریخ ندا از لب ہاشم آمد
شد جناں خوابگہ سیدہ اُم السبطین

سنہ ۱۳۳[illegible]ھ

مورخانگان خان بہادر سید ابوالحسن مرحوم تحصیلدار کوئرہ راج بنارس

سید زیدی نسب والا حسب   جان نثار چہاردہ معصوم ہائے
مبتلا گشتہ بامراض جگر   صحتش آخر شدہ معدوم ہائے
بست ودر ماہ عزا رخت سفر   آں فدائے سید مظلوم ہائے
رفتہ از دار جہاں سوئے جناں   قلبہائے ما شدہ مغموم ہائے

کلک ہاشم سال تاریخش نوشت

خان بہادر بو الحسن مرحوم ہائے

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

حیف از کجروی چرخ کہن   شد ہجوم غموم و رنج و محن
بہ شب ہشتمیں ز ماہ عزا   رفت ازیں دہر سوئے دار بقا
خان بہادر ابوالحسن مرحوم   پیرو ہر چہاردہ معصوم
متالم قلوب ما گردید   چوں ازیں حادثہ خبر بہ رسید
بجوار حسن مقامش باد   بہ محمد و آلہ الامجاد

گفت ہاشم بسال فوت جناں   سیدی ساکن ریاض جناں

سنہ ۱۳۳۰ھ

مورخاگالخی و استادی مرحوم سیّد محمّد محسن خان بہادر ذوالقدر بکربلاے معلّی

از رحلت محسنم چو سبے وہم و گماں	تار برقی خبر ز بغداد رساند
از فرط ملال گفت ہاشم پئے سال	ہے ہے ذوالقدر صاحب جود نماند

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

گفت ہاشم پئے سال تاریخش	بود فخر مجاورین حسین

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

از ماہ صفر بہ بست و پنجم — در ارض مقدس و معلّی
کردہ رحلت جناب ذوالقدر — سوے جنّت ز دار دُنیا
دہ سال اخیر زندگانیش — گشتہ طے در ہمیں تمنّا
شد از لطف جناب باری — مدفون بہ جوار شاہ والا
گردید مجاور حقیقی — از فضل خُداے پاک و یکتا
محشور شود بہ آل اطہار — این است نتیجہ تولّی
گردید عطا ز ایزد پاک — دہ چند اجر بکا و ابکا

در مدحت اهلبیت اطهار — ابیات کثیر کرده انشا
مداح رسد حضور ممدوح — در خلد برین بقصر طوبی
اجر مدح و ثنا بیابد — مداح او شود پذیرا
یابد صد بیت بهر هر بیت — در باغ جنان زرّین یکتا
ماند بجوار پاک ممدوح — با عزّ و شرف بزیر طوبی

ہاشم پئے سال رحلتش گفت

جا یافت بخلد محسن ما

سنه ۱۳۳۰ھ

قطعه از خامهٔ اعظم مدظله

فکر تاریخ وفات زائر و مداح آل — مدحتش بربست قدر و این عمل نیکو بود
مادّه از ہاشم و قطعه زکاظم گشته نظم — این ثواب مدح مومن حصّه ہر دو بود

تاریخ در تشکریه ترقی خود هم که در ڈپٹی کلکٹری بدرجه پنجم بایدم رسید

چون ترقی یافتم بر پنجمه — از عطای او تعالی شانه

قلب من درسال تاریخش بگفت — شکر نعمتہاے حق سبحانہ

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخہاے ذیل حسب ارشاد اخی الاعظم بفرمایش مرزا مظفر حسین صاحب جعفری اعظم گڈھ متوطن کٹگھر ضلع جونپور نوشتم

تعمیر حوض

ساخت حوضے بمسجد جامع — فاطمہ مومنہ خجستہ خو

سال تعمیر پاک ہاشم گفت — آب این حوض از براے وضو

سنہ ۱۹۱۱ع

ایضاً

فاطمہ بیگم عفیفہ صالحہ خوش اعتقاد — ساختہ حوضی بمسجد بہر تحصیل ثواب

از براے سال این تعمیر عالی ہاشم گفت — فاطمہ کردہ بنا پاکیزہ حوضے لاجواب

سنہ ۱۳۲۹ھ

وفات فاطمہ بیگم

فاطمہ بیگم خجستہ صفات — آہ کردہ ازین جہان رحلت

بہر تاریخ فوت ہاتف گفت — فاطمہ رفتہ جانب جنت

سنہ ۱۳۲۹ھ

وفات سکینه بیگم

سکینه بیگم ازین عالم فنا رفته — ز فضل و رحمت باری قدم نهاد بخلد
ز بهر سال وفاتش بگفت هاتف غیب — سکینه بیش سکینه مدام باد بخلد

سنه ۱۳۳۰ھ

وفات زائر حسین

بماه صفر بسته رخت سفر — ارم باد ملجاے زائر حسین
شد از روے اخلاص سال وفات — بهشت برین جاے زائر حسین

سنه ۱۳۳۰ھ

وفات رضا علی

سید و مفتی ستوده خصال — شد ازین دهر بے ثبات روان
سال تاریخش از سر اخلاص — شد مکان رضا علی بجنان

سنه ۱۳۳۰ھ

تاریخ تعمیر مکانی که مشهدی بی بی در کربلاے معلی بنا کرد بفرمائش جناب والدش و برادرم حاج سید محمد نجم الدین رقم شد

دختر حاج سید نجم الدین — مشهدی و نعیمه نام او را
چون بناے مکان عالی شان — به نموده بارض کرب و بلا

گفت ہاشم برائے سالِ بنا — سیدہ ساخت مسکنِ زیبا

سنہ ۱۳۳۰ھ

دیگر

مشہدی بنت حاج نجم الدین — ساخت قصرے بارضِ کرب و بلا

گفت ہاشم بسال تاریخش — سیدہ ساخت مسکنِ زیبا

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

مشہدی زایرہ و حاجیہ بیتِ خدا — عاشق چار دہ معصوم و فدائے زہرا

بعد تکمیل زیارات ہمہ معصومین — منزلے کرد بہ سایہ شبیر بنا

شوہر والدہ او حاج نجم الدین شد — کو بتعجیل بہ تکمیل رسانید اورا

اجر این کار ثواب و عمل خیر و نکو — برد و یابند ز درگاہ کریم و یکتا

سال تعمیر دعائیہ بگفتا ہاشم

: خانۂ عافیت آباد بماند ابدا

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ کامیابی ابن الاخ سید منظور حسن سلمہ در امتحان اسکول لیونگ

اسکول لیونگ است نمایاں کہ روا نمود — باب الانست نبی طالبانِ رزق

منصور از اشارت من کرده اختیار | این راه و پا نهاده برین نردبان رزق
سعی بلیغ کرده شب و روز متصل | طے کرد در دو سال ره هفتخوان رزق
حاصل شده بدست کامیابیش | تا یافتش کلید برائے مکان رزق
هاشم پے گفت از پئے تاریخ تهنیت | منصور کامیاب بایں امتحان رزق

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ واقعہ دہلی

دسمبر کی تیئیسویں (۲۳) روز شنبہ | سنو قیصر آباد دہلی کا قصہ
گورنر کا تھا داخلا شہر نو میں | امیر و اراکین تھے حاضر جلو میں
سواری چلی دھوم سے ویسرا کی | نظر آئی عالم کو قدرت خدا کی
بہت شاد و فرحان و مسرور تھے سب | در و بام خلقت سے معمور تھے سب
وہ ہجوم وہ جم غفیر اور بھاری | مبارک سلامت زبانوں پہ جاری
شہرت جسکہ دار الحکومت کا پایا | دماغ ارض دہلی کا تا عرش پہونچا
جلو میں شہی چوک میں جسکہ آیا | کسی شخص نے پھینکا اک بم کا گولا
گرا جاکے ہاتھی پہ گولا یکایک | صدائے مہیب آتش کی پہونچی سما تک
جمعدار تھا پشت پر ویسرا کے | ابھی اوج و شان چتر زریں لگا کے

پڑا سامنے اُس کے آکر وہ گولا — ہوا جاں بحق دفعتہ وہ قضا را
بچیں لارڈ اور لیڈی صاحب کی جانیں — نظر آگئیں سب کو قدرت کی شانیں
مگر شانۂ راست پر ویسرا کے — لگیں دفعتہ کیلیں گولی کی جا کے
کیا لیڈی صاحب نے کار نمایاں — رہیں با حواس اپنے موقع پہ اُس آن
ذرا مضمحل ویسرا کو جو پایا — تو ہاتھی کو فوراً اُسی جا بٹھایا
اُتارا پھر اُن کو بہ آرام و خوبی — کہ تکلیف کچھ ویسرا کو نہ پہونچی
گئیں لے کے موٹر پہ ایوان میں جب — ہوئے ڈاکٹر جمع اک آن میں سب
دکھائی مسیحائی ہر اک نے اپنی — شفا اُن کے ہاتھوں میں اللہ نے دی
جلوس اُس طرف جا کے قلعہ میں پہونچا — ہوا شان و شوکت سے دربار برپا
وہ رسمیں جو مخصوص دربار کی تھیں — پڑھے ممبر کونسل نے ادا کیں
ہوا ختم دربار با کر و فر — سلامی کی توپیں ہوئیں قلعہ سے سر
ہوا ختم دربار با کر و فر سب — ہوا مجمع حاضریں منتشر سب
دکانیں ہوئیں بند فرط الم سے — رعایا کے دل بھر گئے رنج و غم سے
عیادت کے تار آئے ہندوستاں سے — نہ ہندوستاں بلکہ سارے جہاں سے
خبر پہنچی قیصر نے بھی عافیت کی — شہنشاہ زادے نے کی حال پرسی
میرے خاندان نے بھی اک تار بھیجا — جواب اُس کا فی الفور دہلی سے آیا
کرے غارت اللہ اُس کشتہ زن کو — کیا جس نے ایجاد اس بد فن کو

کیا جس نے یہ حملۂ بزدلانہ وہ ظاہر ہو نفریں کرے سب زمانہ
ہے مشغول خفیہ پولس کام میں سب پکڑ لیتے ہیں صبح اور شام میں اب
کہیں جلد ظالم گرفتار ہو بھی سزا پائے اس اپنے کردار بد کی
کھچے دار دنیا میں وہ دار پر جب تشفی خاطر رعایا کی ہو تب
ترقی صحت کے آتے ہیں اخبار نشان مسرت دکھاتے ہیں اشعار
شفا دے خدا ویسرا کو بہ عجلت بڑھے عمر اور جاہ و اقبال و دولت

مسیحی کہا سال عمر بیاں سے
بڑی خیر کی خالق دو جہاں سے
۱۹۱۲ مسیحی

تاریخ [illegible] والا [illegible] نتیجۂ فکر [illegible]
مفتی محمد حسن صاحب مغفور [illegible]

مسٹر برزود ہم جمشید جی عالی خیال ختم ناش بر دلال آمد بعیشت جلال

سال ترخیص و عافیت قلم کردہ قیم باد تا باقی اختر جم جاہ اقبال دلال
۱۹۱۲ع

تاریخ رحلت طفل دوسالہ منشی معین الدین احمد تحصیلدار مئو ضلع باندہ کہ فی البدیہہ گفتم

ظہور احمد سوئے گلزار جنت — سدھارا دار فانی سے بہ عجلت
معین دل شکستہ کی زباں سے — غم و درد و الم - ہے سال رحلت
١٣٣١ھ

ایضاً

گی ظہور احمد نے طفلی میں وفات — دل معین الدین کا افسردہ ہے
رحلت معصوم کی تھی فکر سال — بولا ہاتف - غنچۂ پژمردہ ہے
١٣٣١ھ

ایضاً

پونے دو سال زندہ رہ کر — افسوس موا ظہور احمد
تاریخ ز روے آہ نکلی — دنیا سے گیا ظہور احمد
١٣٣١ھ

تاریخ وفات اخوی حاجی سید محمد نجم الدین مرحوم که بمقام بیت المقدس هنگام مراجعت هند واقع شد

حیف از کجروی چرخ جفاکار و لعین	آه از ظلم و تعدی زمان بدبین
سید و متقی و حاج بیت الله	زائر عتبهٔ هر چهارده از معصومین
صاف باطن همه تن مجمع اخلاق حسن	ذی مروت متواضع بغریب و مسکین
قوت بازوی اخوان و بزرگان خوانش	بود او حامی خوردان و عزیزان و مهین
متوطن شده در کرب و بلا بعد از حج	کرده تعمیر مکانی بکمال تزئین
اشتیاقش طرف مرقد زینب به کشید	باز بر قبر نبی رفته و سائیده جبین
انصرافش ز زیارات چو حاصل گردید	جانب موطن مالوف شده راه گزین
بعد از قطع مراحل بشده آخر کار	وارد بیت مقدس بصد عز و تمکین
روز شنبه ششم ماه جمادی الثانی	گوئیا خاتمهٔ زندگیش بود همین
مبتلا گشته چو ناگاه بدرد سینه	شد ازین دهر روان جانب فردوس برین
دفن بآئین سلیمان نبی گردیده	با صد اکرام و بصد شان و حشم زیر زمین
در وطن خورد و کلان چشم براهش بودند	تار برقی برسانید پیام غمگین
جمله احباب و عزیزان متألم گشتند	قلب مجروح شد و دل همه گردید حزین
کاش هاشم ز پی سال وفاتش بنوشت	ساکن گلشن فردوس برین نجم الدین
	۱۳۵۵ھ

تاریخ رحلت زوجۂ مولوی سید رعایت حسین کنتوری کہ بمقام ریاست چرکھاری واقع شد

مرتضی بیگم عالی منش و نیک شیم | پیرو چہاردہ معصوم و نبی اکرم
چوں پیامش ز قضا و قدر آمد ناگاہ | شد ازیں دہر پر آشوب روان سوے عدم
پنجشنبہ بد وہم یازدہ از ماہ صیام | وقت مغرب شدہ ایں واقعۂ درد و الم
والیش بس متالم شدہ از فرقت او | مبتلا گشتہ بصد نوحہ و اندوہ و غم
چہ سعادت چہ شجاعت چہ شہامت ہمہ | پسرانش ہمہ مشغول فغان و ماتم
کربلائی کفن و بُرد سیاہی بر آں | یافت از ید شوہر بہ تمنائے اتم

کلک ہاشم زپئے سال وفاتش بنوشت

سیدہ رفت بگلزار جناں زیں عالم

۱۳۳۱ھ

ایضاً

پنجشنبہ گیارویں رمضان کی اور وقت شام | ہوگیا پنجاہ سالہ زندگی کا خاتمہ

کیا ہوا سال مسیحی نظم سے روبرو آیا

مرتضی بیگم ہیں مہمان جناب فاطمہ

۱۹۱۳ء

تاریخ انتقال مرحوم سید محمد رضی کہ بکربلائے معلی دفن شد باصرار بسیار ابن خواہر شان سید محمد اطہر گفتم بعض ناواقفان فن تاریخ معترض شدند کہ در مصرعہ مادہ کاف بیانیہ داخل الفاظ تاریخ می بایست سندہا متعددہ بہ میر محمد اطہر برائے تسکین شان نشان دادم

شدہ چو میر محمد رضی مقیم عراق — پئے مجاورت قبر پاک سبط نبی
بروز پنجم ماہ عزا ازیں عالم — قضا نمود و شد از چشم مردمان مخفی
مقام یافتہ پائین حضرت عباسؑ — زہے ولا و خہے شوق و اعتقاد قوی
مجاورت ز مجازی حقیقتش گردید — رسیدہ جلد حضور حسین ابن علی

چو خواست سال وفاتش ز من علی اطہر

دلم بگفت کہ کوئے جناں مقام رضی

سنہ ۱۳۳۱ھ

تاریخ تالیف رسالہ دُرِّ ثمین بفرمائش موفقش حکیم سید محمد ہاشم زنگی پوری ضلع غازی پور

پئے رد راقی ابو سہل کہ — مسیحی لقب بود از سابقین

چو تالیف کرد این کتاب منیف — بہ تحقیق طمث از خدائے جنین
رئیس اطبا و حکمت مآب — کہ مثلش نباشد بروئے زمین
نمایاں شود نام نامیش چوں — محمد بہ ہاشم بگردد قرین
سروش از پئے سال تالیف او
بگفتا - چہ پاک است و دلنشین
۱۲۹۶ھ

تاریخ برائے لوح مزار جد امجد سید کاظم علی اعلی اللہ مقامہ بفرمائش عزیزی سید محمد معصوم سلمہ

ز عالم حضرت کاظم علی رفت — بگلزار جناں از لطف معبود
پئے تاریخ سالش ہاتف غیب
۲۵ رمضان
منور مضجع او باد - فرمود
۱۲۴۳ھ

ایضاً

بہر سال فوتش گو — باد منور مضجع او
۱۲۴۳ھ

ایضاً

دُرّی در رشتهٔ تاریخ سفتم　　مسوّر مضجع او بادــــ گفتم

۱۳۳۳ھ

تاریخ رحلت ابن عم و خسرم مرحوم مولوی سید محمد علی اعلی اللہ مقامہ کہ شب شانزدہم ماہ شعبان بکربلا معلی واقع شد

شد زدار فنا بہ مُلک بقا　　عالم و مُتّقی و صاحب ورع

اجتهادش کہ مستند بوده　　چہ اُصول مسائل و چہ فرع

بہر سال وفات او ہاتف

گفت ـ افتاد آہ رکنِ شرع

۱۳۳۴ھ

ایضاً

بہر تاریخ وفات او سروش　　گفت ـ بادا منتجب دار النعیم

۱۳۳۴ھ

ایضاً

الاماں از کجروی آسماں　　حیف از جور و تندی زماں

نامه از کربلا قاصد رساند | عالم دیندار در عالم نماند
مولوی سید محمد باعلی | چون بخوانی نام او گردد جلی
متقی و زاهد و پرهیزگار | اهل دین و عابد شب زنده دار
عمر او هفتاد و شش (۷۶) اندر حساب | طبع او مائل سوی کار ثواب
بست و سه (۲۳) سالش بارض کربلا | شد بسر در ورع و زهد و اتقا
شغل او تدریس دینیات بود | طبع او حل غوامض می نمود
سیزده (۱۳) از ماه شعبان بد که آن | مبتلا گشته بفالج ناگهان
نیمهٔ شعبان و اول نصف شب | چون رسیدش از خدا حکم طلب
بر قدم گلبانگ تو زین تیره خاک | شد روان روحش بسوی خلد پاک
پهلوی والد در و هم یافت جا | در رواق خامس آل عبا

بهر سال فوت او طبع سلیم
گفت - با مصحبه وادالنعیم
۱۳۳۳ھ

تاریخ رحلت سبط محمد مرحوم مولوی محمد تقی صاحب
که بعین شباب بسامان کنجائی واقع شد

صد حیف از تطاول این دهر والامان | افسوس از تعدی این پیر آسمان

یوم ششم ز ماه سوم بود ناگهان — رحلت نمود سبط محمد ازین جهان
بوده است آه بیست و یک از عمر سال او — پنهان شده به زیر زمین فخر خاندان
بس حسرتی که خاک شده از وفات او — برپاست ماتمش که بصد ناله و فغان
هاشم بگفت مصرع سال وفات او

خوابید در کنار محمد صالح جوان
۱۳۲۹ھ

تاریخ وفات مادرش شمس النساء مرحومه که بعد آن واقع شد

در غم سبط محمد مادرش — نوحه خوان تو زنگاهم پای رفت
بهر سال رحلتش گفتا سروش — سیده شمس النساء وای وای رفت
۱۳۲۹ھ

تاریخ تعمیر تحصیلداری پنڈرا بفرمایش سید علی صغیر تحصیلدار اینجا گفتم

بس که تحصیلداری پنڈرا — کهنه و خسته شد ز سر تا پا
طبع چیف سکریٹری مائل — شد به تجدید این چنین منزل
نام هند لیشری به شادش — داد و الله خرم و شادش
که عطاست زر کثیر نمود — اهتمامش علی صغیر نمود

عہد تحصیلداریش بودہ اہتمام بلیغ فرمودہ
گفت تاریخ نیک تدبیرے

کہ بودہ بے نظیر تعمیرے

سنہ ۱۹۱۴ء

ایضاً

بس کہ تحصیلداری پنڈرا کہنہ وخستہ وحقیر شدہ
بابو بندیشری پرشاد آں کہ مہاراج را مشیر شدہ
متوجہ بسوئے تعمیرش بعطائے زر کثیر شدہ
از سر نو بنائے ایں منزل در زماں سے علی صغیر شدہ
سال تعمیر ایں مکان رفیع

زہے تعمیر بے نظیر شدہ

سنہ ۱۹۱۴ء

حسب فرمایش حکیم مرزا محمد صادق صاحب بولادت پسرے بخانہ عزیز الشان

حشر میں فرمائیں گے شیعوں کی تحسین شہ نجف یا ہو آتا حشر قائم اقبال حسین
قائم تا حشر تیاہ د اقبال حسین بعد اعدائے دیں شد مظفر علی

تاریخ رحلت شیخ حشمت علی بن شیخ تراب علی رحمهما الله [illegible]

شیخ حشمت علی مرد مومن — پیرو خاص رسول و عترت
سال عمرش بُده هشتاد و هشت — گذرانید به لطف و راحت
مبتلا در مرض فالج شد — آخرش موت نداده مهلت
دهم ماه صفر وقت شب — کرده زین عالم فانی رحلت

هاتف غیب بسالش گفتا
جای حشمت علی باد جنت
سنه ۱۳۳۳ھ

تاریخ انتقال پر ملال جناب حکیم سید جعفر حسین مرحوم که در بریلی واقع شد

سید جعفر حسین شد فوت — رفت جعفر ره علیا جست
از روی ملال سال او شد — گشته پنهان سر علیا جست

۱۳۲۴ جعفر

ق

[illegible] از پی [illegible] — گشته جعفر در مصر طبابت [illegible]
سید عالی نسب جعفر حسین — [illegible]

قبل ابراہیم چون آید او — کینش روشن شود چون آفتاب
مخزن اخلاق و اوصاف کمال — شمۂ ز وہم نہ گنجد در کتاب
خوش علاجے کرد در امراض صعب — از دوا و از دعاے مستجاب
روز و شب در صحبت پابرکتش — می شدی جمع اطبا فیضیاب
ذکر او می بود تفریح قلوب — یاد او زایل نماے التہاب
عیسیِ دوران ارسطوے زمان — داشت سنے در طب یونانی جواب
بست و ششم از ماہ ذوالحج وقت شب — روز دوشنبہ کہ بودہ در حساب
رفت از دنیا سوئے دار بقا — گشت مخزون از وفاتش شیخ و شاب

شد ندا ز وسے آہ سال فوت او

مہر تابان طبابت در حجاب

سنہ ۱۳۳۲ھ

تاریخ چاہ آبپاشی کہ سید محمد معصوم سلمہ در موضع تولی تعمیر نمود

کرد چون تعمیر چاہ خوش نما — سید معصوم اہل عز و جاہ
از براے سال فصلی بنا — گفت ہاشم ـ ساختہ معصوم چاہ

۱۳۳۱ فصلی

ایضاً دیگر

طرح چاہ آبپاشی چون نہاد　　سید معصوم مرد نیک راست
ہاشم از بہر بنائے نیک فال　　گفت ۔ چاہ آبپاشی خوشنمائے

۱۳۴۲ھ

تاریخ مرمت امام باڑہ صدر جون پور

ز توفیق و سعی محبان شاہ　　عزا خانہ ترمیم و صفو یافت
شد از روئے اخلاص تاریخ سال　　کہ ۔ ہاشم کدہ رنگ نو یافت

۱۳۴۳ھ

تاریخ انتخاب مولانا سید کرامت حسین بہ ممبری کونسل انتخاب یونیورسٹی الہ آباد

بہ الفاظ

شکر احسان قدیر است کہ از دست قضا　　در جہاں باد موافق بوزید از رحمت
قلب احباب ز شادی و طرب بالیدہ　　غنچہ دل بشگفتہ ز وفور فرحت
منتخب شد بعد اکرام و کمال اعزاز　　ممبر کونسل تعلیم علوم و صنعت

کاظمی ما بہر تاؤن کہ تا چندین سال | متمکن بودہ بر کرسی عدل و نصفت
بعد رحلت بہم آمد چہ کرامت بحسین | نام نامیش عیان گشتہ بشان و شوکت

سال تاریخ رقم کردہ محمد سلمہ

حق بحسین داد ار عطا کرد ولی نعمت

سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ رحلت قبل از وقت و با حسرت نور عین والدین سید شبیر حسین مغفور فرزند دلبند مولانا سید محمد ہارون مدظلہ ساکن قصبہ زنگی پور ضلع غازی پور کہ مرتجلاً مسطور شد

حیف از ظلم و تعدی زمان | آہ از جور و جفائے آسمان
از سنہ تاسع بہ ثانی عشر | در شب دوشنبہ برپا شد فغان
نوجوان صالح و نیکو خصال | او کہ بودہ از شبابش عنفوان
حبیب جان مادر مایۂ ناز پدر | خوش بیان و بذلہ سنج و نکتہ دان
چون بہم شبیر آید با حسین | نام آن مرحوم می گردد عیان
چشم بد دور است از عمر و عیش فرزانہ | سرو روان شد سوی جنت ناگہان
سرو شد نخل شباب | منقطع شد آہ از باد خزان
زنگی پور تا خاموش شد | گل بگردید چراغ دودمان

والدین و اقربا غمگین شدند | ماتمی برپاست در هر خاندان
صبر فرمودند در بین حسا و شد | اجر پایند از خدای انس و جان
دل همه آهی کشید و گفت سال | یاستہ عالی شود و هم شوران

سنہ ۱۳۳۴ھ

شد مسیحی سال هم از روی درد | ماتم سخت آمده مرگ جوان

سنہ ۱۹۱۵ء

تاریخ انتقال پرملال خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
ممبر کونسل یوپی مقام پانی پت

آه آه از کجروی آسمان | در جهان برپا شده شور و فغان
خواجهٔ عالی منش عالی خیال | بیهمال و بی عدیل و بی مثال
لفظ خواجه بعد از آن لفظ غلام | چون به ثقلین یابند انضمام
نام آن مرحوم می‌گردد عیان | بی تکلف در نگاه مردمان
پخته کار و صاحب رای رزین | فکرها کردی بامر مسلمین
در امور پولتکل بی مثل بود | گوی سبقت بر جهانیان می‌ربود
تجربه هایش سبب بود وسیع | فکر هایش هم بلیغ و هم رفیع
روز و شب مشغول در بهبود قوم | بوده نگران زیان و سود قوم

بوده در امراض قلب او مبتلا — حالتش گردیده آخر لادوا
بر قدم گلبانگ زد زین خاکدان — ناگهان از دار فانی شد روان
بست و سه تاریخ از شوال بود — روز یکشنبه که این غم رو نمود
زین وفات قبل وقت و بی محل — گم شده رکنی ز یو پی کونسل
بود حامی مسلمانان هند — رفت از مرگش تو گوئی جان هند
تیره و تار اند افلاک و زمین — ز انتقالش در نگاه مسلمین
از در و دیوار پانی پت ندا — آمده بر قوم گردیده فدا

دائما در رحمت رب عباد — روح او بادا بحق نون و صاد

بهر سال مرگ آن مرد نکو — گفت هاتف رفت قبل از وقت او
۱۳۳۳ھ

وز سر افسوس هم سالش ببین — مرد اے وا خیر خواه مسلمین
۱۹۱۴
۱
۱۹۱۵ء

اظہار برائے مؤرّخ

سے بود نعم البدل من بعد او — کس بجز آل نبیؔ نیک خو
پیش ازیں بودہ است رکن کونسل — خان بہادر گشت از حسن عمل
کارہائے کو بعہد خویش کرد — قدر او در قلب مسلم بیش کرد
ہست روشن مثل خورشید و قمر — گر نماید قوم سوئے او نظر
از برائے قوم می باشد نصر — فقرۂ خذ ما صفا دع ما کدر
انتخابش گر بود از سوئے قوم — خوب مستحکم شود بازوئے قوم

طغیان جون پور

امسال چوں بکثرت بارید ابر رحمت — طغیان شدہ بشدّت در گومتی ہویدا
از جوش بحر و طوفان خلقت شدہ پریشاں — در شہر شد نمایاں سامان حشر ہر جا
سمت جنوب کلاً سمت شمال جزواً — محصور آب گشتہ ہم مسجد و شوالا
فضل خدا چنیں شد مخلوق جا گزیں شد — بے خانماں مکیں شد در مسجد اٹالا
صد شکر جسر محکم بر جائے خویش قائم — ماندہ صحیح و سالم محفوظ از خطرہا
بعد از دو ہفتہ طوفاں کم شد ز لطف یزداں — شد حفظ جان انساں از رحم رب یکتا

سال‌اش ز دوست طوفان گشته چنین نمایان

دریا درون پل بد پل شد درون دریا

۱۳۴۴

۹

سنه ۱۳۳۵ھ

ایضاً

امسال چون طغیان بلا به بحر گومتی در جونپور — آمد طغیان همه گشته بر پا ہائے ہائے

بر ستم پیوسته کمر ماه ستمبر بسیار رفیع — تا به سی و دو فٹ آمد آب جا بجا ہائے ہائے

خامه ام تاریخ سال عیسوی کرده رقم

از پل منعم گذشته آب دریا ہائے ہائے

سنه ۱۹۱۵ء

تاریخ کامیابی امتحان عزیز جان سید مجتبیٰ احسن سلمہ الرحمان

پاس جب امتحان میٹرک کا — سید مجتبیٰ احسن نے کیا

ہوئی تاریخ تحفہ و مرغوب — کامیاب امتحان میں ہو گئے خوب

سنه ۱۳۳۴ھ

تاریخ رحلت زوجہ سید عترت حسین اڈیٹر اخبار سرمہ روزگار آگرہ حسب فرمائش شان قلمی شد

کردہ قضا چوں زوجہ عترت حسین — شور فغاں در خاندان برپا شدہ

ہاتف برائے سال تاریخش بگفت — آں عاشق زہرا سوئے زہرا شدہ

سنہ ۱۳۳۳ھ

تاریخ وفات شیخ راحت حسین مرحوم پسر جوان شیخ نور علی قرآن خوان ساکن محلہ مفتی جون پور

فوت شد راحت حسین نوجواں — بود کو نور علی را نور عین

سال تاریخش ندائیہ شدہ — ساکن جنت بود راحت حسین

سنہ ۱۳۳۳ھ

تاریخ طغیان و طوفان لکھنؤ کہ مکانات شہر مسمار شدند و آفت عظیم برپا شد

نوح کے طوفان سے کچھ کم نہ تھا طغیان آب — لکھنؤ سا بہ گیا جس سے کہ شہر لاجواب

ابر طوفاں زا اٹھا وہ الحذر سے جوش و خروش — دامن دریا ہوئے تھے شہر کی سطح سراب

قہر کا طوفاں یہ باراں نے دکھایا جیب سماں — آگیا بالکل گہن میں لکھنؤ کا آفتاب

بعض گھر [illegible] تھا کشتی بغیر — موجزن تھی ہر طرف یوں گومتی کی جوئے آب

گومتی تھی بیستواں کی [illegible] آئی قریب — بڑھ چلی ملنے کو جب ہمدم راستوں کی منجلاب

صحن سے پانی لیے گھر [illegible] ان سے ہمدم — ہاتھ دھو بیٹھے گھروں سے اپنی ساری شیخ و شاب

شق ہوئیں دیواریں پایوں کے دفتر ہو کے — لکھنؤ کی کھل گئی شیرازہ بندی کی کتاب

آگیا بخت جواں شہر پر ادبار — منظر حیرت ہوئی اسکی وہ شان شباب

حشر برپا ہو گیا گو چند میں آخر ہو گیا — گومتی کی موج تھی یا لکھنؤ کا اضطراب

مسجدوں اور تعزیہ خانوں میں تھی انکو پناہ — جب ہوئیں بے خانماں پردہ نشین عصمت مآب

ق

نام خاقان منزل اس قصر فلک رفعت کا ہے — جسکو کہئے لکھنؤ کی منزل گردوں رکاب

عید کا چاند اسکے ساکن دیکھتے ہیں رات دن — جس کا عالیشان پھاٹک ہے ہلال برق تاب

شہ نشیں کی پشت کی دیوار ساری گر گئی — ہل گئی اس طرح سے وہ منزل رفعت مآب

دست برد آب باراں سے یہ نقشہ ہو گیا — لکھنؤ کا اب خراب آباد جس سے ہے خطاب

حاکموں کے ہاتھ جب ہمدم پشیمانی کا پھیر — کم ہوا آفت زدوں کا انتشار و اضطراب

کلک ہاشم نے لکھی تاریخ طوفاں خوب ہی — آب باراں سے مٹی اب لکھنؤ کی آب و تاب

سنہ ۱۳۳۴ھ

نوٹ - آب کے الف ممدودہ کے عدد ۲ لیے ہیں۔

ایضاً

گشته ز دور آسمان برباد شهر لکهنؤ	از جور طوفان میکند فریاد شهر لکهنؤ
تاریخ سال عیسوی از کلک هاشم شد رقم	بسیار ز بارش شد برباد شهر لکهنؤ

۱۹۱۵ع

تاریخ انتقال همشیره والا زوجه محترمه سید عشرت حسین صاحب اطهر شهیر روزگار آگره

حیف از کجروی چرخ لعین	وز جفای زمانه بد بین
رفت اکرام فاطمه از دهر	زوجه عشرت حسین حسین
عمر پنجاه ساله اش طی شد	با همه عزّ و عفّت و تحسین
جمعه و بست و هشت ذیقعده	شده هنگام ظهر زیر زمین
از فراق رفیق زندگیش	دل عشرت حسین شد غمگین
در غم مادرش جگر دیده	قلب ذریت حسین حزین
هست مشکل اگرچه می گویند	صبر کن صبر کن پئ تسکین
من نمایم دعا ستغفر لق	همه گویند ربنا آمین
فاطمه پیش فاطمه زهرا	باد در بوستان خلد برین

شد دعائیه سال رحلت او

ابداً مغفرتش بخشاد برین ۱۳۳۳ھ

تاریخ رحلت مولوی سید فرید الدین احمد خاں بہادر وکیل صدر دیوانی سب جج پنشنر رئیس کڑا ضلع الہ آباد

فرید الدین احمد خاں سید | رئیسی در کڑا کو داشت مسند
وکیل صدر دیوانی و سب جج | بعہد خویش تا ایام ممتد
بعمر ہشتت و ہشتاد از جہاں شد | چو از خالق پیام مرگ آمد
تمام دوستانش گشتہ محزون | عزیزاں را الم گردید بیحد
پس از اے وائے وکیل از خان بہادر | اگر آید فرید الدین احمد
باین ترکیب سال رحلت او | عیاں بر تو شود از روے ابجد
بریشش قدر پیش مالک دیں | مقام ارفع و اعلیٰ بیابد

تاریخ ممبری کونسل سید آل نبی خاں بہادر بجائے مرحوم خواجہ غلام الثقلین پانی پتی

شکر انعام کریم لایزال | نیک عرض صانعم آورد فال
قلبہا بالید از فرط سرور | انچہ دل میخواست آمد در ظہور
چوں بجائے خواجہ آمد در نظر | انتخاب ممبری کونسل

قوم سوے عرض من کردہ نظر	بالگفت لبیک سوے رب مجید
از براے قوم باشد رہنما	جاے ذئب قلب عزیزان لطیبہ
کثرت آرا چو آید در حساب	سید آل نبی شد کامیاب
خان بہادر بود آنریبل شدہ	ذمہ دار نفع جزو و کل شدہ
احسن و موزون و خوب و برمحل	بعد خواجہ باشد این نعم البدل
طبع ہاشم بہر سال این عمل	گفت ـ انسب انتخاب کونسل

سنہ ۱۳۳۳ھ

تاریخ ترمیم چاہ قدیم بخانۂ میر سجاد علی مرحوم ہمسایہ ام

تاریخ جدید گشتہ ترقیم	شد چاہ قدیم صاف و ترمیم

سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ طبع رسالہ ہمدرد نسوان تصنیف صغرا بیگم زوجہ شیخ الضیا احمد دہلوی
بخاطر سید علی ضامن سلمہ

پے تعلیم مستورات گشتہ	ز صغرا بیگم این کار نمایاں

تاریخ رحلت مولوی سید ہ ہاشم — تنقیح وحدت و ہمدرد نسواں

١٣٣۴ھ

ایضاً

بہر تسلیم این رسالہ — تصنیف چو لاجواب گشتہ
تاریخ طبع گفت ہاشم — مطبوع جہان کتاب گشتہ

١٣٣۴ھ

ایضاً

بہر تسلیم خواتین جہان — این رسالہ طبع شد با عز و شان
سال طبعش گفت عبد مستہام — مبتدا ہمدرد نسواں شد تمام

١٩١٦ء

تاریخ رحلت پسر حسرت ہجوم سید مہدی پسر خان صاحب سید حسین علی صاحب
تحصیلدار راج بنارس

حیف از کجروی چرخ پلید — کو نمودہ ستم و ظلم شدید
بہ حسین علی خان صاحب آہ — از وفات پسر نیک و سعید
نام او سید مہدی بودہ — چوں بہ بست دل بعیش عمر رسید

یازدہ از صفر و یکشنبہ — گفت لبیک سوے رب مجید

ہاشم سخت بود مرگ جوان — در غمش قلب عزیزان بطپید

کلک ہاشم پئے سالش بنوشت — ابدا داخل جنت گردید

سنہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ خطاب خان بہادر اخ الاعظم سید محمد کاظم سلمہ آنریری ڈپٹی کلکٹر

محمد کاظم خان بہادر

۱۹۱۶ء

خان بہادر بہ محمد کاظم — گر بجوئی سنش آید ہاشم

ایضاً

سال عطاے این خطاب یابی لطیف وا آجوا — نام جناب را اگر تو بیفزائی با خطاب

تاریخ رحلت سیدہ مرحومہ ام الحسنین اہلیہ راقم روز شنبہ بعد زوال ہشتم شعبان بمقام دربیہ واقع شد

جہان سے زوجہ مرحومہ کی ہوئی رحلت — ملال نے مرے قلب و جگر کو توڑ دیا (ستم)

تھی فکر سال کہ آواز دل نے دی ناگاہ — رفیق زندگی نے حیف ساتھ چھوڑ دیا

۱۳۴۴ھ

ایضاً

مری زوجہ نے دنیا سے قضا کی ۔۔۔ مرا اب تو کمر اس غم نے توڑا
لکھی تاریخ میں نے آہ و صد آہ ۔۔۔ رفیق زندگی نے ساتھ چھوڑا

۱۳۲۲
۱۱۲
۱۳۳۴
سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ ہائے وفات اہلیہ راقم و اہلیہ اخ الاعظم سید محمد کاظم مدظلہ کہ بہ تفاوت ۶۵ یوم (۱۲ شوال) واقع شد

مری اہلیہ اور بھاوج کی رحلت ۔۔۔ یکے با دیگرے واقع ہوئی ہائے
رفیق زندگی دونوں سے چھوٹے ۔۔۔ ہوئی دونوں کی بے حظ زندگی ہائے
مہ ہشتم میں اول نے قضا کی ۔۔۔ دہم میں وہ مری بھی جان دی ہائے
ہوا پینسٹھ دنوں کا بس تفاوت ۔۔۔ نظر سے شکل دونوں کی چھپی ہائے
لکھی تاریخ ہاشم خستہ دل نے ۔۔۔ مصیبت پر مصیبت آگئی ہائے

سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ ولادت پسر A.W. Davis پرنسپل
سینٹ جانس کالج آگرہ بفرمایش منصور حسن سلمہ

مبارک ہو میلاد طفل حسین — جو ہے قلب اے ڈبلو ڈیوس کا لخت
مسرت سے یوں کلک منصور نے — لکھا عیسوی سال - خورشید بخت

سنہ ١٩١٦ء

تاریخ وفات خدمتگار قدیم شیخ چھباؤ

نکو نام چھباؤ قضا کر گیا

١٣٣٤ھ

تاریخ فوت کریم النساء خوشدامن شیخ الضیاء احمد انسپکٹر آبکاری [illegible]

چو شد بیگم خواجہ احمد حسن — روان سوی جنت ازیں دہر زشت
قلم سال تاریخ از روے آہ — نوشتہ کریم النسا در بہشت

١٣٣٤ھ

تاریخ وصال شاہ عبدالعلیم سجادہ نشین خانقاہ جون پور

طبیب زمان آسی نکتہ داں — شدہ واصل حق بہ دار النعیم
بگو سال تاریخ از روئے حق — بجنت شدہ شاہ عبدالعلیم

سنہ ۱۳۳۵ھ

وفات دختر ولی محمد سب انسپکٹر بٹلالی ضلع باندہ

جان عالی ولی محمد — کو آہ ہوا نواسی کا غم
از رہ وفا یہ سال تاریخ — کہہ دو بارہ رشید بیگم

سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ فتح چشم عسلی حامد سلمہ بمقام کلکتہ از ڈاکٹر بینارڈ

عزیزم عسلی حامد برادرزادہ ام — بہر قدح چشم کلکتہ شتافت
ز ڈاکٹر بینارڈ ماہر سرجنے — جامہ تار نظر بے شکل یافت
گذشت باشم سال تاریخش ز سرجنے — نور عینم باز از سرجن یافت [illegible]

۰۲ ۹۱ ۹۱

ایضاً

چون علی حامد خجسته نهاد — صاحب نصفت و صلاح و سداد

شد ز او تا و سوی کلکته — از پئے قدح چشم ایشارد

یافت دست شفا ز رب مسیح — نیست شک داد سرجنی اُد داد

گفت ہاتف بسال تاریخش — چشم ما روشن و دل آمد شاد

۱۳۳۵ھ

تاریخ رحلت مرزا محمد جعفر اوج خلف مرزا دبیر رحمہا اللہ

مدح گوے خاندان حیدر اوج — مرثیہ خوان شبیر و شبر اوج

ختم شد بعد دبیر نکتہ دان — مدح گوے مرثیہ خوانی بر اوج

بود خلاق مضامیں چوں دبیر — جملہ اوصافش بہم آمد در اوج

از جمادی دوم بہ بست و پنج — چارشنبہ رفت سوے کوثر اوج

اوج بیدل گشت و گفتا سال فوت — رحلت مرزا محمد جعفر اوج

۱۳۴۱
۶
۱۳۳۵ھ

ایضاً

شد ز عالم جناب جعفر اوج — تاج خاندان مصطفوی

بست و پنج از جمادی آخر | بود کو شد ز چشمها مخفی
ہاشمؔ از بہر سال گفت آہ واے (۲۸) | فوت مدّاح خاندان نبی

۱۳۰۷
۲۸
۱۳۳۵ھ

تاریخ وفات مولانا سید کرامت حسین مرحوم بمقام لکھنؤ

جناب قبلہ کرامت حسین سیّد ما | ادیب و فلسفی و متّقی بے ہمتا
وجود او پئے اسلام بود مایۂ ناز | چو او نبود و نباشد نہ دیگر آید با ما
بعلم مشرق و مغرب تبحرش کامل | حقیقت است کہ او بود عالم عامل
ز [illegible] احتیاجش در جہاں معدوم | قدم ز جادہ نہ بگذاشت در ہموم و غموم
علوی مرتبہ عالیش نہ کم بودہ | کہ پنج سال جج ہائی کورٹ ہم بودہ
علوی مرتبہ اش از ہمیں ہویدا بود | کہ چند سال ججے از بجان اعلا بود
بنائے مکتب نسواں بہ لکھنؤ فرمود | پئے ترقّی اسلامیاں درے بکشود
تمام عمر خودش مثل گل بسر کردہ | سبک چو بوئے گل از ایں جہاں سفر کردہ
بیوم بست و ششم از جمادی الثانی | بہ پنجشنبہ رواں شد ز عالم فانی

نمودے طائر روحش چو روح او پرواز — سبک ازین قفس جسم و باز نامدے باز
مرا خدا بدهد موت این چنین آسان — روان سبک بشوم تا ز عالم امکان
شنو بغور چه کامل شهادتے این است — چه قول واجبی و مستحق تحسین است
جناب مولوی استاد او ستادم بود — که هست او بجهان حی و قایم و موجود
جناب میر رعایت حسین نام او — بسر بیاد الهی است صبح و شام او
خدایش صبر بجبر براورش بدهاد — بحق جاه محمد و آل الامجاد
بود بروح کرامت حسین رحمت حق — بخلد جاے بیابد ز فضل داور مطلق
چو داشت سلسله با نسل حضرت کاظم — بود بروز قیامت بحضرت قایم
چو او ز نسل جناب امام هفتم بود — بود بحشر بجدش ز رحمت معبود

بگفت هاشم تفتیده دل پئے سال — نهان بخاک شده آفتاب قدر کمال

۱۹۱۶ع

براے سال دگر کرد نوحهٔ دلسوز — نهان بخاک شده آفتاب علم امروز

۱۹۱۶ع

بگفتم ز روے آه ۱ تاریخ — صد حیف ستون علم افتاد

۱۳۳۵ھ

تاریخ منبر مسجد جنگی جون پور نصب یافتش محبی مولوی عبدالجلیل رئیس جون پور

خدا ایک ہے

بناسی منبر تکبیر داور کونین

۱۳۴۳ھ

شدہ تعمیر منبر شکر رب پاک یزداں کن	جلیل اینک نگاہی جانب الطاف یزداں کن
براے سال تعمیرش بدل فکرے عبث داری	رقم - اللہ اکبر منبر تکبیر سبحاں - کن

۱۳۴۳ھ

تاریخ وفات حسرت آیات نواب محسن الملک سید مہدی علیخان لائف آنریری سکریٹری ایم - اے - او کالج علیگڑھ

محسن الملک آں کہ با صد عز و شاں	بر فشاں پاے سید شد رواں
نام تاریخش چو خواہی فہم بکن	سید مہدی علی با لفظ خاں
مادر گیتی نہ زاود مثل او	باز عدیل او نہ آید در جہاں
حصر اوصاف کمال او محال	شمہ زو ہم نہ گنجد در بیاں
نکتہ دانیش بُد بلیغ و خود صبیح	بذلہ گوئی و خوش مذاق و خوش بیاں

پخته کار و صاحب رائے نکو — پیر خوش تدبیر و با فکر جوان

ناخدائے کشتی بهبود قوم — بعد سید بود ذاتش بیگمان

جمله بنیادے که سید نهاده — آمد از وی بعمل تکمیل آن

بود پشتیبان کالج ذات یک — بود یک پاسبان کالج بود آن

روز و شب نصح و سلامتی و نوم — بود فلاح قوم [illegible] بود آن

موسس ایجوکیشن آل انڈیا — از پئے بهبودی اسلامیان

بلکه اعلی یافته جا در کونسل — سعی او مشکور گردید بیگمان

تمغه اعلائے قیصر یافته — از حضور حاکم هندوستان

رفت بر شمله پی جشن والسراے — از پئے اظهار شکر و امتنان

این عروج او فلک را ناپسند — آمد از راه قضا ناگهان

گرد جور و ظلم نشتری که آه — فرقه اسلام گشته نوحه خوان

بر قدم گلبانگ حسن سلک زد — زین جهان شد جانب ملک روان

ز استماع مرگ او در چشمها — تیره و تاریک گردیده جهان

بند کالجهائے هندستان شده — تا که باشد سه یوم و ماتم درشان

نامهائے تعزیت از چار سو — آمدند از صدرهائے فاضلان

نعش او مدفون در کالج شده — یافته در پهلوی سید مکان

گشته سے روئی آیا سال وفات — صاحب تمغه علی رفت از جهان

۱۳۲۵ھ

تاریخ وفات سید علی محمد عارف نوۂ میر نفیس صاحب مرحوم لکھنوی

عارف نکتہ دان و سید ہمتا — نام جن کا علی محمد تھا
تھے جو مداح خاندان رسول — مرثیہ خوانی جنکی تھی مقبول
مدح گویوں میں انتخاب تھے وہ — عہد کے اپنے لاجواب تھے وہ
رونق بزم سید الشہدا — مرثیہ گوی شاہ کرب و بلا
پیرو مسلک انیس تھے وہ — پسر دختر نفیس تھے وہ
جانشین تھے نفیس انیس کے بعد — تھے یہ مسند نشین نفیس کے بعد
عارف نغز و باکمال تھے وہ — اپنی بس آپ ہی مثال تھے وہ
ایک مجلس میں جا رہے تھے جناب — منتظر تھے عزیز اور احباب
راہ میں موت آگئی ناگاہ — ہو گئی زندگی کی سد راہ
درد سینہ میں مبتلا ہو کر — بس اچانک کیا جہاں سے سفر
بوئے گل کی طرح جہاں سے گئے — سبک اس تیرہ خاکداں سے گئے
لکھنؤ پر الم ہوا طاری — پیر و طفل و جوان نے کی زاری
روح عارف جناں میں پا کے جا — تھے سبط نبی کا ہمسایا
اجر مدح سرشتہ ہو پا گئے — مرثیہ خوانی کا صلہ پا گئے
ہوئی تاریخ فوت الہامی — اب گیا رنگ مرثیہ خوانی

۱۹۱۶ء

ایضاً

عارفِ نکتہ داں نے پائی وفات — تھے جو روشن نمائے نام نفیس

ہوئی تاریخ فوت۔ واویلا (۵۴) — رحلتِ عارف کلام نفیس

۱۲۸۰ + ۵۴ = ۱۳۳۴ھ

ایضاً

عارف نکتہ داں وفات نمود — بود روشن نمائے نام نفیس

شدہ سالِ وفات۔ واویلا (۵۴) — رحلتِ عارف کلام نفیس

۱۳۳۴ھ

تاریخ تقرر مولوی سید محمد رضی الدین بعہدۂ متولی وقف ہُگلی

مقرر گشت چوں در وقف ہُگلی — عزیز و ابن عم با عز و تمکیں

چو ہاشم فکر سالِ تہنیت کرد — ندائے ہاتفِ غیبی رسید ایں

پئے سالش بگو زیبا جلوسِ (۱۱۹) — رضی الدین بجائے اشرف الدیں

۱۷۹۸ + ۱۱۹ = ۱۹۱۷ع

تاریخ وفات میرزا کلب حسین مرحوم پدر میرزا مظفر حسین منصرم حجی ساکن گنگھر جونپور

پیرو فخر رسولاں میرزا کلب حسین — عاشق شاہ شہیداں میرزا کلب حسین

شد بفالج مبتلا در عمر هفت و پنجسال — پس رحلت کرده سامان میرزا کلب حسین

در شب شنبه بعد نصف کرده انتقال — چارده از ماه شعبان میرزا کلب حسین

سال تاریخش مظفر با چنین انجش نوشت

شد بجنت اهل ایمان میرزا کلب حسین

۱۳۳۵ھ

تاریخ وفات مولوی صفدر حسین ناظر — مؤرخ گورکھپوری

اوٹھے دہر فانی سے صفدر حسین — نہ تاریخگویوں کو کیوں ہو ملال

تخلص تھا ناظر وہ تھے مولوی — بڑے سے بے نظیر و عدیل و مثال

ملاقات مجھ سے کبھی کی نہ تھی — سنی دوستوں سے کلام و کمال

ہیں اخبار مشرق کو تھا دیکھتا — نظر آئیں تاریخہا سے وصال

ان اشعار میں کچھ ملاحت کبھی تھی — سمجھوں ان سے دل میں آیا خیال

اسی وضع میں میں نے اوٹھایا قلم — لکھی میں نے تاریخ بالارتجال

ہادی خوبیا اندروسے آہ و الم

وفات مؤرخ — سے تاریخ سال

۱۳۳۵ھ

ایضاً دیگر

آه صفدر حسین ناظر آه با اجل گشته هم کنار افسوس
از وفاتش مورخان جهان می نمایند بار بار افسوس
خبر فوتش چو بسمع رسید دل من کرده بیشمار افسوس
گفت هاشم بعیسوی سالش مرگ تاریخ گو هزار افسوس
۱۹۱۶ع

تاریخ ترقی سید محمد جعفر سلمه بعهدهٔ اسسٹنٹ انجینیری گزٹ

از فضل حکیم رب رازق صد شکر جعفر گشته اسسٹنٹ انجینیر
هاشم تاریخ تهنیت کرد رقم مسعود ترقی شد جعفر
۱۳۳۵ھ

ایضاً

ترقی جاه و عهده چو یافت ز افضال رزاق و رب صمد
رقم کرد هاشم پے تهنیت مبارک ترقی بجعفر آمد
۱۳۳۵ھ

تاریخ انتقال سیّد محمّد صادق مرحوم ۱۹ جمادی الثانی صبح شنبه بعمر ۵۷ سال ۶ ماه

سیّد صادق خجسته خو — صاحب عقل و فہم و طبع نکو

شد سوے خُلد و سال تاریخش — ارج دار النعیم مضجع او

۱۳۳۶ھ

ایضاً

چوں سیّد محمّد صادق خجسته خو — سوے جناں ز دہر سبک رفت شل بگو

ایں جملهٔ دعائیه از بہر سال او — جایش جوار رحمت حق دائما بگو

۱۳۳۶ھ

ایضاً

دار و خلد بگیر وید محمّد صادق

۱۳۳۶ھ

مقام صادق عالیمکاں خلد جناں گفتم

۱۳۳۶ھ

تاریخ فوت بیبی قدیم الخدمت میر علی اکبر تحصیلدار سنکراره لقربائین حاجی حسن تقی سلمه

وبا سے ہیضه میں مع زوجه خود مبتلا ہوکر — مرا بیبی قدیم الخدمت سیّد علی اکبر

ہوئی بیمار وہ پہلے مگر بچہ مرا پہلے | مری وہ بعد میں اور آگئی اسکی قضا پہلے
پسر ایک نابالغ نشانی باپ اور ماں کی | علی اکبر نے کی ہے دستگیری طفل ناداں کی
نہایت متقی سے عذر خدمتگار تھا بچہ | علالت میں بڑی راحت دی روز و شب انکی کو

ہوا موزوں یہ مصرع از پئے تاریخ سال غم

وبائے ہیضہ میں بچہ زن بچہ مرے باہم

۱۳۳۶ھ

تاریخ مرمت مسجد کہنہ ظفرآباد بصرف مالش میر طالب حسن ساکن محلہ دریبہ ہمسایہ من

سنش گفت طالب زروئے یقیں | مرمت شدہ مسجد مسلمیں

۱۳۳۶ھ

بکردیدہ بطرز خوب موزوں | زہے ترمیم بیت اللہ میموں

۱۳۳۶ھ

تاریخ ولادت فرزند بخانہ ذوالفقار سوم سید محمد ناصر علی سلمہ

ساعت ۳ بعد نصف شب یکشنبہ ۱۱ شعبان سنہ ۱۳۳۶ھ

بروز نوزدہ از ماہ شوال | شب یکشنبہ کہ ساعت بودہ سوم

عطا صمد شکر رب العالمین کرد — پسر ناصر علی مرا رشک انجم

عزیزان را شده حاصل مسرت — فزون از حد شوید و تنعم

بماند ذات او از چشم بد دور — بود مصئون ز آفات و تصادم

بیابد پرورش با عیش و عشرت — بزیر سایهٔ جد و اب و ام

بگردیده سمی جد امجد — محمد محسن و ذوالقدر دوم

برای سال این مولود هاشم — رقم کرد۔ آمده ذوالقدر چارم

۱۳۴۶ھ

ایضاً

ز روی ابتهاج از بهر سالش — بگفتم۔ آمده ذوالقدر چارم

۱۳۴۶ھ

تاریخ مرمت مسجد ظفرآباد حسب فرمایش میر طالب حسن همسایه ام

مسجدی ساخت زوجهٔ خیاط — حالتش گشته رفته رفته سقیم

میر طالب حسن مع احباب — شد کمربسته بهر کار عظیم

رنگ نو یافت خانهٔ خالق — کرد مخلوق کار ابراهیم

شده تاریخ سال تعمیرش

مسجد مسلمین شده ترمیم

۱۳۴۶ھ

تاریخ وفات حضرت آیات مجتبائی رحمہا اللہ دختر مرحوم ہمدم بیچارہ خستہ و شیدا

زندگی سے بڑھ کے کوئی شے نہیں ہے خوشگوار — لیکن اس کا ایک ساعت کو نہیں کچھ اعتبار
چین اور آرام سے طفل و جوان و پیر کو — بیٹھنے دیتا نہیں دنیا میں چرخ بیدار
ڈالتا ہے تفرقہ اپنوں عزیزوں میں جدا — اسکے ہاتھوں ہوتے ہیں مجروح دل سینے فگار
اُسکی نیرنگی سے کھلتے غنچے کمھلا جاتے ہیں — ظلم سے اُسکے خزاں ہو جاتی ہے فصل بہار
دختر دو سالہ میری دختر مرحومہ کی — اُسکی دشمن ہو گئی ذات الریہ جانستاں بخار
روز یکشنبہ محرم کی وہ تھی اکیسویں — جب وہ دنیا سے سدھاری جانب دارالقرار
اُسکے مرنے کے دن یا کچھ نہ تھے کھیلنے کا سن — تھا یہ عمر تیرہ مہینے کا سو تم پا کہ تھی فصل بہار
تھیں عزیزوں کے دلوں میں آرزوئیں بے شمار — اُنکی ہوئیں حسرتیں لگیں وہ سب کے سب مانند خار
خوش سلیقہ خوش طریقہ نیک خصلت نیک خو — ہم سنوں میں سمجھی جاتی تھی نہایت ہوشیار
راحت جان عزیزاں نور چشمان پدر — سارے گھر کی پیاری تھی یعنی مجتبائی ہوشیار
اپنی ماں کے زخم کا پھاہا یہ ہر دل کا تھی — موت نے اُسکو لیا اب ہر کسی سینے سے اتار
سینہ زن ہے سارا گھر نوحہ کناں گشتہ تمام — دل ہیں سب کے سوگوار آنکھیں ہیں سب کی اشکبار
خلد میں خاتون جنت کی کنیزی ہو نصیب — فاطمہ صغرا سکینہ کی رہے خدمت گزار
چار وہ معصوم کے صدقے میں اے بار خدا — اُسکے ماں باپ کو دے تو طاقت صبر و قرار
ہاتف بیدل نے لکھی تاریخ اُس کی یوں رقم — ہے یہ موت مجتبائی اپنی ماں کی یادگار

١٣٤٧

تاریخ فتح انگلش و زوال قیصر جرمن

پھڑک اوٹھا مرا دل جو نہیں پائی یہ خبر — کہ جرمنی پہ ہوئی اتحادیوں کو ظفر
ہمارے جارج پنجم کا بول بالا ہے — جھکا ہے قیصر جرمن کا جنگ میں آ کے سر
عجیب لطف کی ہاشم نے لکھی ہے تاریخ — بھرے ہیں جس میں کہ تاریخ گوئی کے جوہر
زوال قیصر جرمن میں ہے یہی سال — تباہ عہد ہوئی تخت و تاج ہی قیصر

۲۳۱۸ - ۱۲ = [illegible]

سنہ ۱۹۱۸ء

قطعہ تاریخ عقد ثانی سید محمد معصوم ابن اخوی المرحوم سید محمد قاسم با دختر سید محمد لیسین مغفور پاروی کہ از تدبیر حکمت و ہیئت تحمیر برادر و ہمنام حکیم سید محمد ہاشم استاد نوشاہ ظہور پذیر شد بارک اللہ

از عطا و کرم خالق حی و قائم — پسر دوم مرحوم محمد قاسم
شب بست و دوم از ماہ ربیع الاول — لیلۃ الجمعہ کہ در یمن و سعادت افضل
کتخدا با ہمہ شادی و طرب دوبارہ — شدہ با دختر لیسین رئیس پارہ
از دل قاسم و ہاشم شدہ سالش مرقوم
خانہ آبادی ز شادی محمد معصوم
۱۳۳۵
[illegible]

باشد این ثمرۂ تدبیر حکیم و عالم — نقش مولوی و نام محمد ہاشم
ہست ہمنام من و مایۂ نازاخوان — الفت خاص بہ راقم بدلش بے پایاں
خورد من ہست و عا از پئے او بنمایم — داردش خالق قیوم صحیح و سالم
جلد این نخل تمنا ثمر آرد شیرین — بحق حضرت طٰہٰ و بہ آل یٰسین
پیش ما روشن و شادان دل ما گردد — بحق آل و حق ختم رسولان احمد

سہرا

وہی ختم نیک شمیم نور نگاہ بن عم — سر سے اعجاز نے لٹکا ہے پاک سہرا
جان عم اب لب ہاشم سے سنو سہرے کا سال
تم کو معصوم سدا ہو یہ مبارک سہرا

۱۳۳۲ھ

سنہ ۱۳۳۲ھ

تاریخ انتقال پر ملال مولوی سید غلام حسنین علامہ کنتوری اعلی اللہ مقامہ

حیف از ظلم و تعدی و جفائے چرخ پیر — منخسف شد ماہ دین عالم ہمہ بی نور شد
خالی از عالم فانی شدہ سوئے جناں — دل ہمہ مہجور گشتہ زخم دل ناسور شد
در میان سید حسنین چو آمد غلام — رو نمالال نام تاریخی آں مبرور شد

چون رسیده عمر او از هشت و هشتاد و چهار تا | تیره شد آن نجم کمال از چشمها مستور شد
روز روشن تیره و تاریک از فرط الم | در نگاه مردمان مثل شب دیجور شد
در فن علم کلام او بوده کامل الکلام | از جواب او مخاطب عاجز و مجبور شد
زیبد ار گویم علوم هند پیش نامش گو | از کمالات عدیده در جهان مشهور شد
در فنون کیمیا و سیمیا و غیرهم | نیز در باب مستفیض از صحبتش جمهور شد
خالی شد هندوستان از فاضل بیمثال | در کتاب و در مجالس وصف او مذکور شد
کرد رحلت زین جهان تا جایش در جنان | سال فصلی وفاتش ظاهر از مغفور شد ١٣٢٦ فـ
٣٠
از لب کشور بهر آمد ندا از بهر سال | زیب ایوان جنان علامه کشور شد

١٣١٦
٣٠
١٣٤٦ هـ

٣
بانگ بشنو از لب جمهور بهر سال او
واسے پنهان از نظر کشور شد

١٣٤٣
٣
١٣٤٦ هـ

وفات سید ضامن علی جلال لکھنوی

زین جهان سوی جنت الفردوس | شد روان صاحب کمال اسے وا
گفت هاتف بهر سال تاریخش | مرد ضامن علی جلال اسے وا
١٣٤٦

تاریخ رحلت پسر نوجوان مصطفی الحسینی ممالکی یازده دوازده ساله که ابراهیم نام داشت

حیف از فوت نور عین برفت
مصطفی را عنان صبر از دست

گفت هاشم بسال او است وا

نخل گلزار مصطفی بشکست

۱۳۱۹
۱۵
۱۳۳۴ هجر

دیگر

آه از غداری و کجبازی چرخ لئیم
میخاید سینه هاشم قلب ایشان را دو نیم

نور عین مصطفی هاشمی ابراهیم بود
نوجوان بیست ساله صاحب عقل سلیم

سیزده از ماه شوال و بروز شنبه بود
رفت زین دار فنا چون حالتش گشته سقیم

والدش را طاقت صبر و شکیبائی دهد
روح ابراهیم را بخشد خداوند کریم

گفت هاشم سال فوت جسته تاریخش بود

جای ابراهیم قصر پاک جنت النعیم

۱۳۳۴ هجر

تاریخ رحلت مولوی سید محمد مرتضی رحمه الله

آه از جور و جفائے چرخ پیر — شور ماتم بر زمین برپا شده
مولوی سید محمد مرتضی — کو بزهد و اتقا یکتا شده
گشته در امراض گروه مبتلا — رهگراے جنت الماوی شده
دوم ذیقعده رفت از دهر زشت — مومنین را رنج لاتحصی شده
خون بباریده عیون عالمان — از وفاتش صدمه والا شده
الفت خالق که با من داشته — قلب من بر ذات او شیدا شده
مادر گیتی نه زاید مثل او — نے عدیلش در جهان پیدا شده
سالها بوده قیاسش در عراق — در حدیث و فقه بے همتا شده
مبحث تقلید فی التقلید ازو — طبع و مطبوع دل ما ها شده
مصرعے بے تعمیه بے تخرجه — بهر تاریخش سبن القا شده

کلک هاشم زد رقم با صد الم

عالم اخباری از دنیا شده

سنه ۱۳۲۶ھ

تاریخ کامیابی سید مجتبیٰ حسن سلمہ در امتحان بی۔ اے بار اوّل

شکرِ عطا و مرحمت ربِّ ذوالمنن
سرسبز امتحاں میں ہوئے مجتبیٰ حسن

اوّل ہی بار نخل تمنا ہے بارور
تدبیر کی نگر رہی تقدیر پر نظر

کی مجتبیٰ نے شاقہ محنت جو روز و شب
ہاتھ آیا اُن کو گوہرِ مقصود جائے عجب

شامل اثر دعائے عزیزاں کا بھی ہوا
جیسا کہ چاہیئے تھا نتیجہ وہی ہوا

خط آئے تہنیت کے عزیزوں کے بیشمار
بعضوں نے بارک اللہ تعالیٰ کے بھیجے تار

احباب نے لکھا کہ مبارک ہو مجتبیٰ
سرٹیفکیٹ ملتے ہیں بجلد آف آرٹس کا

خود مجتبیٰ کے منہ سے ہے تاریخ لاجواب

بی۔ اے کے امتحان میں ہوا خوب کامیاب
سنہ ۱۳۳۷ھ

تاریخ رحلت مولوی محمد حسین خاں مرحوم

رحلت نمود پیشتازے ازیں جہاں
برپا فغان و آہ شدہ در متعلقاں

بود است اہل علم و ہم استاد زادہ ام
چالیس و ہفت سالہ خداوند انس و جاں

سال وفات از دل غمگیں برآمد بملال
کلکم نوشت۔ موت محمد حسین خاں
سنہ ۱۳۳۴ھ

تاریخ رحلت سید محمد ابوجعفر مرحوم خلف سید محمد تقی مرحوم [illegible]

ز دنیا سوی عقبیٰ فرموده رحلت   جوار جعفری یابد به جنت

سن فوتش شده حاصل ز نامش   ابوجعفر بود جنت مقامش

۱۳۱۴ھ

دیگر

بهر سال رحلتش از دیده والا   گفت ہاتف - شد ابوجعفر مخلد

۱۳۱۴ھ

بهر سال رحلتش از روی ولا   گفت ہاتف - شد ابوجعفر مخلد

۱۳۱۴ھ



مخمس بر غزل صبا

نہ کیوں ہو دلوں میں ولایت علیؑ کی — نشانی ہے ایماں کی الفت علیؑ کی
ہے اجر رسالت مودت علیؑ کی — شریعت ہے شرط محبت علیؑ کی
مسلماں پہ واجب ہے طاعت علیؑ کی

زمانے پہ ظاہر ہے شوکت علیؑ کی — نہ کیوں فخر رضواں ہو خدمت علیؑ کی
ہے دونوں جہاں میں حکومت علیؑ کی — ملک ہیں فلک پر رعیت علیؑ کی
کنیزیں ہیں حوران جنت علیؑ کی

رسولوں سے پایا علیؑ کا ہے اعلا — نصیری نے حضرت کو رب اپنا جانا
کوئی اور کیا جانے حیدر کا درجہ — محمدؐ کو معلوم ہے اس کا رتبہ
خدا جانتا ہے حقیقت علیؑ کی

جنھوں نے اطاعت کا کلمہ پڑھا ہے — گروہ ملایک مطیع آپ کا ہے
جہاں زیر فرمان دست خدا ہے — زمانے کا مالک شہ اولیا ہے
ہر اقلیم میں ہے ولایت علیؑ کی

وصیؑ بلا فصل خیر الوریٰ ہے　　انہیں وجیب حبیب خدا ہے
وہ مولائے عالم پس از مصطفیٰؐ ہے　　زمانے کا مالک شہ اولیا ہے

ہر اقلیم میں ہے ولایت علیؑ کی

علیؑ نائب سید الانبیا ہے　　امیرِ اُمم سرور اصفیا ہے
نبیؐ نے وصی اپنا اُس کو کیا ہے　　زمانے کا مالک شہ اولیا ہے

ہر اقلیم میں ہے ولایت علیؑ کی

سراج المسالک شہ اولیا ہے　　منزل المہالک شہ اولیا ہے
امیر الممالک شہ اولیا ہے　　زمانے کا مالک شہ اولیا ہے

ہر اقلیم میں ہے ولایت علیؑ کی

وہ اتمام نعمت کا باعث ہوا ہے　　وہی وجہ تکمیل دین خدا ہے
وہ مولائے عالم پس از مصطفےٰؐ ہے　　زمانے کا مالک شہ اولیا ہے

ہر اقلیم میں ہے ولایت علیؑ کی

فزوں ہے رسولوں سے توقیر اُس کی　　ہے زینت دہ عرش تصویر اُس کی
کلام خدا جان تقریر اُس کی　　سمجھ عین تقدیر تدبیر اُس کی

مشیت ہے خالق کی حکمت علیؑ کی

نشانی غضب کی ہے شمشیر اسکی — جلاتی ہے مردوں کو تکبیر اُس کی
خدا کا ہے فرمان تحریر اُس کی — سمجھ عین تقدیر تدبیر اُس کی
مشیت ہے خالق کی حکمت علیؑ کی

لگے ہونے پیدا جو عیسیٰؑ پیمبر — گئیں بیت مقدس سے ماں اُنکی باہر
ذرا دیکھئے حال میلادِ حیدرؑ — یہ ہے منزلت اُس کی اللہ اکبر
حرم میں ہوئی ہے ولادت علیؑ کی

سلیماںؑ نہ تخت خوش اسلوب پاتے — نہ خضرؑ نبی راہِ مطلوب پاتے
شفا دردِ دل سے نہ ایوبؑ پاتے — کبھی نورِ دیدہ نہ یعقوبؑ پاتے
نہ ہوتی جو چشمِ عنایت علیؑ کی

جو یہ معجزے سے نہ تشریف لاتے — شکم سے نہ ماہی کی یونسؑ پھر آتے
نہ پہنچے نہ سلماںؑ کو گریہ بچاتے — کبھی نورِ دیدہ نہ یعقوبؑ پاتے
نہ ہوتی جو چشمِ عنایت علیؑ کی

یہ ہیں مستیاں کم نہ مستانہ نعرے — اُٹھیں دل سے پیہم نہ مستانہ نعرے
انھیں کیوں نہ ہر دم یہ مستانہ نعرے — کریں کس طرح ہم نہ مستانہ نعرے
پیئے ہیں شرابِ محبت علیؑ کی

خوشا اوج رفعت زہے شان والا — کسے ہاتھ آیا یہ درجہ یہ پایا
نہ پہونچی معیت نبی کی کسی جا — محمدؐ نے معراج میں اُس کو دیکھا
عجب ذات ہے فی الحقیقت علیؑ کی

کہاں نزد اہل یقیں ہے تفاوت — کجا پیش ارباب دیں ہے تفاوت
حقیقت میں دیکھو کہیں ہے تفاوت — معانی میں کچھ بھی نہیں ہے تفاوت
جُدا گو نبی سے ہے صورت علیؑ کی

گلستاں میں دیکھا جہاں بُلبلوں کو — سُنا جس جگہ نغمہ خواں بُلبلوں کو
یہی یاد ہے داستاں بُلبلوں کو — فضایل ہیں وردِ زباں بُلبلوں کو
گلوں میں ہے بوئے محبت علیؑ کی

فضایل علیؑ ولی کے ہیں بیحد — خُدا جن کا عالم ہے عارف ہے احمدؐ
وہی خلق عالم سے ہے اصل مقصد — نہ کیوں بوتراب اُس کو کہتے محمدؐ
کہ آدم سے پہلے ہے خلقت علیؑ کی

زہے لطف و احسان خلّاق ذوالمن — کہ ہے دست ہاتھم میں آقا کا دامن
وہ ہے کور باطن نہ دیکھے جو دشمن — صبا مہر و مہ کس طرح سے ہیں روشن
نبوّت نبی کی امامت علیؑ کی

اشعار منقبت جناب امیر علیہ السلام کسی فقیر سے سنکر جناب حکیم مرزا محمد صادق صاحب لکھنوی نے قلمبند کرائے اور اپنے ہمراہ جون پور لائے جو جابجا سے ناکمل اور غلط تھے مجھ سے فرمایش کی کہ ان کو مکمل اور آخر میں ایک بند اشتیاق کربلائے معلیٰ میں اضافہ کیا جائے بانذر تاں یہ تعمیل تکمیل کو پہونچی

مجھے معلوم ہوا اے دل کہ تجھ میں حب حیدر ہے
امیر المومنین کا نام تیرا ورد اکثر ہے
بھلا پھر اپنی بخشش کیلئے کاہے کو مضطر ہے
محب جسکا ہے تو وہ بعد احمدؐ سب سے بہتر ہے
مرا مولا تو محشر میں قسیم حوض کوثر ہے

ہمارا پیشوا ہے وہ ہمارا بادشا ہے وہ
جہاں کی مشکلوں کا ہر گھڑی مشکلکشا ہے وہ
وصی مصطفیٰؐ دست زبردست خدا ہے وہ
ہمیشہ واسطے شیعوں کے ہر دکھ میں دوا ہے وہ
غریب و بیکسوں کا دادرس اور بندہ پرور ہے

خدا نے مدح کی ہے جابجا قرآں میں اُس کی
کہا من کنت مولا مصطفیٰؐ نے شاں میں اُسکی
محمدؐ نے شجاعت دیکھی ہے میداں میں اُسکی
اطاعت سب کو کرنا فرض ہے قرآں میں اُس کی
امیر المومنیں ہے اور داماد پیمبرؐ ہے

وہ ہے قرآن ناطق ہل اتی تفسیر ہے اُسکی
خدا کے عرش کے اوپر بنی تصویر ہے اُسکی
زیارت سب ملک سمجھے ہیں توقیر ہے اُسکی
نجف میں مرقد انور ہے یہ تعمیر ہے اُسکی
صدف کعبہ ہے جس کا پاک طینت اُسکا گوہر ہے

علیؑ حبہٗ جنۃ سچا ہے گی جہنم سے — قسیم النار والجنۃ علیؑ ہے نسل آدم سے
امام الانس والجنۃ صدا ہے عرش اعظم سے — حدیث لحمک لحمی ذرا سُن لیجیے ہم سے

نبی نے لحمک لحمی کہا جس کو مقرر ہے

میں دن رات اُن کے نام پاک پر قرباں ہوتا ہوں — محبت کے علیؑ کی تخم کشت دل میں بوتا ہوں
سدا اُنکے ثنا و مدح کے موتی پروتا ہوں — اور اُنکے لاڈلے بیٹوں کو کر کے یاد روتا ہوں

کہ جن میں ایک تو شبیرؑ ہے اور ایک شبرؑ ہے

پھر اُن کے بعد ہیں زین العبا شبیر کے دلبر — پھر اُن کے بعد ہیں باقرؑ پھر اُن کے بعد ہیں جعفرؑ
پھر اُن کے بعد ہیں کاظمؑ رضاؑ ہیں دین کے رہبر — تقیؑ ہیں پھر نقیؑ اور عسکریؑ ہیں شافع محشر

امام مہدیؑ دیں قائم آل پیمبر ہے

خداوندا تصدق میں انہیں بارہ اماموں کے — زباں کو شوق دے کہنے کا ایسے پاک ناموں کے
یہ ہوویں باعث برکت ہمارے نیک کاموں کے — بر آئیں دین و دنیا میں مطالب ہم غلاموں کے

یہی قاسم علی کی عرض تجھ سے میرے داور ہے

رسول پاک کا دیتا ہے تجھکو واسطہ یارب — زہرا چاردہ معصوم سُن اسکی دعا یارب
مجاور مرقد شبیر کا اس کو بنا یارب — ہو مدفن کربلا میں صادق دل خستہ کا یارب

یہی دن رات اُسکا شغل ہے اور وِرد اکثر ہے

مناقب

بفرمائش حکیم مرزا محمد صادق صاحب موصوف مد ظلہ قم شد

اے امام یثرب و بطحا حسینؑ نور عین احمدؐ و زہراؑ حسینؑ
جانشین حیدرؑ یکتا حسینؑ مومنوں کے مالک و آقا حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

واسطہ ہے فاطمہؑ کا یا حسینؑ واسطہ مشکل کشاؑ کا یا حسینؑ
واسطہ خیر الوریٰؐ کا یا حسینؑ واسطہ تم کو خدا کا یا حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

آپ پر ظاہر ہے اپنا مدعا کربلا کا شوق ہے دل میں بھرا
کیجئے مقبول بندہ کی دعا میں پکاروں کس کو حضرتؑ کے سوا

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

نام پر تیرے فدا ہوں یا حسینؑ　　پیروِ آلِ عبا ہوں یا حسینؑ
تیری چوکھٹ کا گدا ہوں یا حسینؑ　　قیدیٔ رنج و بلا ہوں یا حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

انبیاؑ کے کام آئے مرتضیٰؑ　　بطنِ ماہی سے ہوئے یونسؑ رہا
تم نے بچہ ہرنی کو دلوا دیا　　پر کئے فطرس سے بے پر کو عطا

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

کہتے ید اللہ تیرے والد مرتضیٰؑ　　ہاتھ اسود کا دیا دم میں ملا
آپ بھی فرزند ہیں اُن کے شہا　　دستگیری کیجئے میری بھی آ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

سائلِ ذرہ کو زر دیتے ہیں آپ　　مانگے قطرہ تو گہر دیتے ہیں آپ
اپنی مدحت کا ثمر دیتے ہیں آپ　　دامنِ مقصد کو بھر دیتے ہیں آپ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

فیض حضرت کا زمانے پر ہے عام　　آپ بن بر آئیں کیونکر میرے کام
منتظر ہے تیرا عبد مستہام　　ہے زبان پر میرے جاری صبح و شام

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

مُردے اکدم میں جلا دیتے ہیں آپ　　کور آنکھوں کو ضیا دیتے ہیں آپ
درد کے دل کی دوا دیتے ہیں آپ　　اور مریضوں کو شفا دیتے ہیں آپ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

ہے مدد کا وقت اب کیجئے مدد　　ہے ہجوم رنج و حسرماں لاتعد
اپنے سائل کی دُعا کیجئے نہ رد　　آپ پر ظاہر ہے سب کا نیک و بد

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

جب ہوا ایوب کا دل دردناک　　شکوہ حق سے ہوئی اُن کو نہ باک
تن ہوا حضرت کا جب کیڑوں سے چاک　　شکر خالق کرتے تھے رُوحی فداک

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

میرے مالک میرے آقائے جلیل — آپ ہی ہیں وارثِ خوانِ خلیلؑ
ملتجی ہے آپ کا عبدِ ذلیل — ہو جئے اس کے مصائب میں کفیلؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

جانشینِ حضرتِ شبیرؑ حسینؑ — نورِ عینِ حیدرؑ صفدر حسینؑ
ہیں صدفِ خیر النساؑ گوہر حسینؑ — دُرِ تاجِ شافعِ محشر حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

واسطہ ہے تم کو شبیرؑ کا حسینؑ — واسطہ ہے تم کو حیدرؑ کا حسینؑ
واسطہ خاتونِؑ محشر کا حسینؑ — واسطہ رُوحِ پیمبرؐ کا حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

واسطہ ہے تو اماموں کا حسینؑ — واسطہ ان پاک ناموں کا حسینؑ
ہوئے ساماں میرے کاموں کا حسینؑ — میرے مولا اے میرے مولا حسینؑ

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

ہند میں شاہا نہ ہو مدفن مرا ۔۔۔ ہوں مجاور تیرے قبر پاک کا
پیر اگر قید ہوسے ارض کربلا ۔۔۔ جلد لیجئے مجھ کو پاس اپنے بلا

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

کربلا میں دفن گر ہوئیں گے ہم ۔۔۔ چین سے پھر حشر تک سوئیں گے ہم
ذرّہ کا کھٹکا نہ کچھ سوالے کا غم ۔۔۔ نہ فشارِ قبر یا شاہِ امم

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

دستگیر یا عزیزاں المدد ۔۔۔ اے مزیل رنج و حرماں المدد
چارہ کار تشنگاں المدد ۔۔۔ المدد شاہ شہیداں المدد

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

موت آئے ہند میں گر ناگہاں ۔۔۔ آئیں گے مرقد میں شاہِ انس و جاں
پائیں سب مجھ کو نہ پائیں گے وہاں ۔۔۔ غل پکاریں گے کہ ہیں کس آس آں

بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

بندۂ ناچیز اور احقر ہوں میں — آپ کے مداحین کمتر ہوں میں
کربلا کے واسطے مضطر ہوں میں — بیکس و بے مایہ وسیلہ پر ہوں میں
بیکسوں کے مرجع و ماوا حسینؑ
کیجئے امداد میری یا حسینؑ

رباعی

ملت احمد مختار ہے ملت اپنی — مرتفع عرش معلّٰی سے ہے رفعت اپنی
بو ترابی ہوں یہ کیا کم ہے مباہات مجھے — فاضل طینت حیدر سے ہے طینت اپنی

رباعی

یاور و معین مصطفےٰ کون علیؑ — محبوب حبیب کبریا کون علیؑ
احمدؐ کے بعد سارے عالم کے لئے — ہادی و امام و مقتدا کون علیؑ

اشعار

دل کی حسرت ہو جو یاور ہو مقدر اپنا
در سے سر در کے کبھی اُٹھے نہ بستر اپنا

اہلبیتِ نبوی کی جو صفت کی منظوم
بنگیا خُلد میں ہر بیت پہ اک گھر اپنا

نبی و آل کی گر چشم عنایت ہو جائے
حُور اپنی ہے جناں اپنا ہے کوثر اپنا

کیا ہو طوفانِ قیامت کا بھلا خوف مجھے
ناخدا کشتی کا اپنے ہے پیمبر اپنا

حشر کی پیاس کا کیا ہے مجھے خوف و ہراس
فضل حق سے ہے علیؑ ساقیِ کوثر اپنا

آل کی مدح کبھی گاہ محمدؐ کی ثنا
شغل دن رات یہی رہتا ہے اکثر اپنا

از اوستادی

برگ ہا سبز شجرے چوں گلستاں کہ کند
عاشقاں صورت آہے بیاباں بہ کند

عاشقانند کہ در چاہ ملامت لنگند
دیگراں را چہ مجال است کہ اینجا بہ کند

چشم معشوق چو بلبند غضب آلودہ
جگر مردم عشاق ز ہیبت دہ کند

گوشہ از خوف چو بر فلک قوس قزح
نازنیناں بد آواز جو گاہے کہ کند

دل بیل بتماشا گر عالم آید
طائر شوق چو اندر قفص تن بہ کند

١٣٤٩١٨ م١٩م ت

٢٨٠٩٥

Date	No.	Date	No.